چہ گویم با تو گرامی پیا ورہ قادیاں بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ چیت

جلد ۸ | نمبر ۲۴ و ۲۵

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۵

بیعت کا عجیب سبب

برادر محمد یعقوب صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ بھی اُس ملاں کی جھوٹی خبر کو یقین کرتے تھے اور سلسلہ کے سخت مخالف تھے جب اتفاق سے ان کا بھائی بیمار ہو کر علاج کیواسطے قادیان گیا تو وہ بھی اپنی والدہ مکرمہ کے اصرار سے بھائی کی خبر گیری کیواسطے قادیان چلے گئے قادیان میں جب نماز کیواسطے غیر احمدیوں کے جمعہ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے تو کسی مغالطہ کے سبب بڑی مسجد کو غیر احمدیوں کی مسجد سمجھکر اس میں جا داخل ہوئے وہاں اُسوقت حضرت مولوی نورالدین صاحب وعظ فرما رہے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ بھی رونق افروز تھے اب انکے خیال میں یہ مسجد غیر احمدیوں کی تھی اسواسطے واعظ اور سامعین سب غیر احمدی ہیں حضرت . . . موصوف کا وعظ سُن کر بہت خوش ہوئے۔ کہ اسجگہ ایک ایسا لائق اور با اثر واعظ ہے پھر جب حضرت مسیح صاحب کے نورانی چہرے پر نظر پڑی تو کہنے لگے کہ مرزا کی تو لوگ خواہ مخواہ بیعت کرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہوگا بیعت کرنیکے لائق تو یہ نورانی شخص نظر آتا ہے میں تو اگر بیعت کرونگا تو اس شخص کی کرونگا اتنے میں ان کے بھائی صاحب جو احمدی ہیں وہ بھی آ گئے ان کو دیکھکر تعجب تو ہوا کہ یہ غیر احمدیوں کی مسجد میں کیوں آ گئے مگر بے اختیار ان سے بھی ذکر کیا کہ دیکھو بیعت کے لائق یہ شخص ہے بھائی نے سمجھا۔ کہ انکو غلطی لگی ہے مگر جان بوجھکر وہ خاموش ہو رہے کہ اچھا میاں تم اسی کی بیعت کرلو قادیان میں تو اس بہانہ سے آتے رہو گے تو باہم ملاقات بھی ہو جائے گی الغرض اس طرح برادرم یعقوب صاحب نے حضرت کو پہچانا جب انکو معلوم ہوا کہ یہی مرزا صاحب ہیں تب تو ملانوں کی دروغگوئی اور افترا پردازی پر بہت تعجب آیا خدا تعالیٰ کی شان ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کسی کو ہدایت دیتا ہے۔

ایک خلیق شخص

مدرسہ جب کہ ہم بھڈیار کو چلے تو راستہ میں بھیلووال میں سواری کے انتظار کے واسطے چند منٹ ٹھہرنا پڑا یہاں شیخ علی محمد صاحب مدرس اوّل سے ملاقات ہوئی جو قریباً ۳۰ سال سے اسجگہ رہتے ہیں اردگرد کے گاؤں کے سب لوگ ان کے حسن اخلاق اور محنتی ہونے اور اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرنیکے مداح ہیں شیخصاحب راقم کے ساتھ بہت اخلاق و محبت سے پیش آئے باوجود ناواقفی کے مسافر کی مہمان نوازی کا حق بھی بڑے اصرار سے پورا کیا اور پھر قادیان میں ملاقات کا وعدہ کیا کیونکہ آپکا اصل وطن بٹالہ کے قریب ہی ہے۔

دیانت داری کا نمونہ

اسی علاقہ میں ایک صاحب اللہ بخش نام چھوٹا سا نیدار اپنی دیانت اور امانت کے سبب بہت ہی مشہور ہو رہے ہیں اگرچہ مجھے ان سے ملاقات کا موقع نہیں ہوا مگر اسقدر مخلوق الٰہی کو انکی تعریف کرتے ہوئے اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ ان کا ذکر کرنا بھی میں ضروری سمجھتا ہوں سنا گیا ہے کہ وہ جس گاؤں میں جاتے ہیں اپنا آٹا اور دال خرید کرتے اور روٹی پکوا کر کھاتے ہیں لسّی تک کسی کے گھر سے نہیں پیتے اللہ تعالےٰ انہیں اس نیک بختی کیواسطے جزائے خیر دیوے۔

بھڈیار

مسے براہ بھیلووال میں بھڈیار پہنچا یہاں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہاں ۲ دفعہ وعظ کیا گیا ۔۔۔ دن کو اور ایک رات کو اور چند مرد اور عورتیں جو پہلے سلسلہ بیعت میں داخل نہ تھے بذریعہ خط داخل بیعت ہوئے مولوی کریم دین صاحب مرحوم اسجگہ کے رہنے والے تھے جو ایک نہایت پُرجوش احمدی تھے اور یہاں کی جماعت اکثر انہیں کی کوششوں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے برومند ہونیکا نتیجہ ہے یہاں ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جس کے سیکرٹری میاں محمد دین صاحب مقرر ہوئے تمام نقشے وغیرہ بنا کر دیئے گئے اور فہرست جماعت مکمل کی گئی یہاں کے قریب ایک گاؤں میں میاں محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری نہر سے ملاقات ہوئی جو ایک مخلص نوجوان احمدی ہیں۔

بھڈیار سے براہ اسٹیشن گوندسر سقلانی میں امرتسر آیا جہاں سے چوہدری اللہ داد خان صاحب واپس اپنے گاؤں محلانوالہ کو چلے گئے چوہدری صاحب محلانوالہ سے چل کر بگہ کلاں جستہ وال ۔۔۔ بھڈیار میرے ساتھ ہوتے ہوئے امرتسر میں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اس سفر میں انکی رفاقت سے مجھے بہت مدد ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اگر انکا نمونہ دوسرے علاقوں میں بھی ملجائے تو سفر کی تکلیف بہت دفع ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ۔ چھپکر شائع ہوا)

خطبہ جمعہ

جو ۵ - مارچ ۱۹۰۹ کو حضرت امیرالمومنین نے ومن یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه پر پڑھا۔

رشک (غبطہ) تمام انسانی ترقیات کی جڑ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اگر رشک کرنا ہے تو ابراہیم سے کرو۔ دیکھو اس نے اپنے اخلاص و وفا کے ذریعے کیسے کیسے اعلیٰ مدارج پائے۔

ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جسکی دینی دنیوی عقل کم ہو اسکی ملت کیا تہی۔ بس حنیف ہونا۔ حنیف کہتے ہین۔ ہر امر مین وسطی راہ اختیار کرنیوالے کو عربی زبان مین جس کی ٹانگین ٹیڑہی ہون اسے احنف کہتے ہین اس واسطے حنیف کے معنے مین بعض لوگون کو دہوکہ ہوا ہے۔ حالانکہ ایسے شخص کو احنف بطور دعا و فال نیک کہتے ہین۔ ہمارے ملک مین ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مصداق سید ہے کے معنے بھی الٹے ہی لیتے ہین۔ جب آدمی کو سیدہا کہا جاوے گویا اس کے یہ معنے ہین۔ کہ تم بڑے بیوقوف ہو۔

ابراہیم کی راہ یہ ہے کہ افراط تفریط سے بچے رہنا۔ کسی کی طرف بالکل ہی نہ جہکنا بلکہ دین و دنیا دونون کو اپنے اپنے درجے کے مطابق رکہنا۔ چنانچہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ایک ہی دعا ہے رابعہ بصری ایک عورت گذری ہے ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی آپنے توجہ نہ فرمائی لیکن جب دوسرے دن۔ پہر تیسرے دن بہی یونہی کہا تو آپنے فرمایا۔ اس کو ہماری مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ یہ مجھے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے جبھی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جسمین افراط و تفریط نہ ہو۔ ابراہیمی ملت ہے۔ مومن کو یہی راہ اختیار کرنی چاہیئے اور مین خدا کی قسم کہا کر شہادت دیتا ہون کہ ابراہیم کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے نہ کوئی اور حاجت نہ انسان دنیا مین ذلیل ہوتا ہے نہ آخرة مین چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے۔ ولقد اصطفینه فی الدنیا وانه فی الآخرة لمن الصالحین۔ وہ دنیا مین بہی برگزیدہ لوگون سے تہا اور آخرت مین بہی بعض لوگون کا خیال ہے۔ کہ دنیا مین خواہ کیسی ذلت ہو۔ آخرت مین عزت ہو۔ اور بعض آخرة مین کسی عزت کے طالب نہین یا تہوڑی چیز پر اپنا خوش ہو جانا بیان کرتے ہین۔ چنانچہ ایک دفعہ مین نے ایک کتاب مین پڑہا کہ کوئی بزرگ لکھتے ہین کہ ہمین تو بہشت مین پہونس کا مکان کافی ہے اور دنیا کے متعلق لکہا ہے کہ یہان کفار کو ٹہیون مین رہتے ہین۔ مسلمانون کے لئے کچے مکانون مین رہنا اسلامیون کی ہتک ہے۔ اب مین یہ پوچہتا ہون کہ جب اس دنیا مین وہ اپنی ہتک پسند نہین کرتا۔ تو اس عالم مین اپنا ذلیل حالت مین رہنا اسے کس طرح پسند ہے یہ خیال ابراہیمی چال کے خلاف ہے

ابراہیم نے جن باتون سے یہ انعام پایا کہ دنیا و آخرة مین برگزیدہ اور اعلے درجہ کا معزز انسان ہوا وہ بہت لمبی ہین مگر اللہ تعالٰی نے ایک ہی لفظ مین سب کو بیان فرما دیا۔ کہ اذ قال له ربه اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین

پہر انسان کو اپنی بہتری کے ساتہہ اپنی اولاد کا بہی فکر ہوتا ہے مسلمانون مین کئی قسم کے لوگ گذرے ہین بعض کو اپنی اولاد کا اتنا فکر ہوتا ہے کہ دن رات ان کے فکر مین مرتے ہین اور بعض ایسے کہ اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ پر بہروسہ رکھتے ہین۔

قاری کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ آپ پڑہا رہے تھے۔ گھر سے غلام نے آکر کہا کہ آپ کا بیٹا مر گیا۔ آپنے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اچھا فلان کو کہدو۔ کہ قبر کہدوا کر اسے دفن کرا دے اس کے بعد آپ پڑہانے مین مشغول ہوگئے

خیر ابراہیم نے اپنی اولاد کی بہتری چاہی تو اس کے لئے ایک وصیت کی۔ یا بنی ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اے میرے بچو! اللہ نے تمہارے لئے ایک دین پسند فرمایا۔ پس تم فرمانبرداری کی حالت مین مرو کئی لوگ ایسے ہین جو گناہ کرتے ہوئے کہتے ہین کہ پہر توبہ کر لین گے مگر یہ غلطی ہے کیونکہ عمر کا کچھہ بہروسہ نہین۔

خطبہ ثانی۔ ونعوذ بالله من شرور انفسنا مین تمہین ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہون وہ بدظنی ہے جن لوگون نے اس مرض کے علاج بتلائے ہین انمین ایک امام حسن بصری بہی ہین۔ آپ حضرت عمر کی خلافت مین پیدا ہوئے تھے آپکے اجداد عیسائی تہے۔ یہ لکھتے ہین کہ ایک دفعہ مین دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہون کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتہہ ایک عورت ہے بڑی حسین ان کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہین اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چوم بہی لیتی ہے۔ مینے اس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہین باہر سر بازار بدذاتی کر رہے ہین اتنے مین ایک ملاح شور مچا گیا۔ ایک کشتی آرہی تہی وہ ڈوب گئی عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کود پڑا اور چھہ آدمیون کو باہر نکال لایا پہر آواز دی کہ او حسن! ادہر آ۔ تو بہی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری مان ہے اور مشکیزہ مین دریا کا مصفی پانی ہے ہم بہی تیری آزمائش کو یہان بیٹھے تہے۔ کہ دیکھین تم مین سوء ظنی کا مرض کیسا ہے یا نہین۔ امام حسن بصری فرماتے ہین۔ اس دن سے مین ایسا شرمندہ ہوا کہ کبہی سوء ظن نہین کیا۔ سو تم بہی اس سے بچو۔

خواہ مخواہ کی اینچا تانی

شہنشاہ اکبر نے شاہی داستگو سے پوچھا کہ بعض وقت حقیقی بہائی آپس مین کیون کر لڑ پڑتے ہین۔ شاہی نے کہا تم نصیب ہے بادشاہ تو بن گئے مگر بالکل احمق آدمی ہو۔ اکبر نے غصہ ہو کر کہا نالائق کا بچہ ہم کو احمق بناتا ہے اوس نے کہا کہ نالائق تو اور تیرا باپ بادشاہ نے سنتے ہی فوراً تلوار کھینچ لی۔ اور شاہی کو مارنے پر ہاتہہ اٹہایا وہ ہاتہہ باندہکر عرض کرنے لگا کہ حضور وہ یہی نسخہ ہے جس سے چنگے بھلے بیٹھے ہوئے عزیز دوست آپس مین لڑنے لگتے ہین۔

ایک بنیا شہر سے بہت دور کسی تالاب پر نہا کر کپڑے پہن رہا تہا جب اوس نے ہاتہہ مین پگڑی کو اٹہایا تو اس کو چارون طرف سے محبت کا ہاتہہ پہیر پہیر کر کہنے لگا کہ تمام دنیا مین کوئی ایسا طاقتور انسان نہین ہے جو تجھہ کو مٹی مین گرا سکے۔ ایک جاٹ قریب اپنے کہیت مین مسی رہا تہا اوس نے دل مین عہد کر لیا کہ آج اس کی پگڑی کو ضرور مٹی مین بکھیرنا چاہیئے اتنے مین بنیا سر پہ پگڑی باندہکر گھر روانہ ہوا۔ دوسری طرف سے اس کے آگے آکر جاٹ نے کہا کیون رے گدہے کے بچے اس راستہ کیون جاتا ہے۔ بنئے نے وہ راستہ چھوڑ دیا اور چپ چاپ دوسرے راستہ کو چل دیا۔ تہوڑی دور پر آگے ہو کر جاٹ نے ڈانٹ کر کہا کیون رے بدمعاش کمینے اس طرف کو کیون جاتا ہے اس بنئے نے وہ بہی سمت چھوڑ دی اور تیسری طرف کو چلنے لگا اس جانب بہی چند قدم جانے پر پہر جاٹ کا خواہ مخواہ دنگئی بیٹا آگے کو کہڑا ہوا اور ایکدم پانچ دس گالیان

الخطبہ ہمارے ایک دوست شیخ نو مسلم دوشت ہی ساکن ریاست پٹیالہ کی صاحبزادی کے واسطے ضرورت نکاح ہے۔ لڑکی علم دینیات اسلامی سے واقف ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ ہر خط کے ساتھہ ہم کے ٹکٹ واسطے خط و کتابت ہون ورنہ توجہ نہ ہوگی۔

جنازۂ غائب میان محمد عثمان امین انجمن احمدیہ پارٹی پورہ کشمیر کا اور چودہری فضل ساکن کولوتارڑاں حافظ آباد کا اور عبداللہ خان دکسی نیبر شملہ کے داد اصاحب کا پڑہا جا کر عبدالعزیز اگوار لدہانی کی بیوی اور حکیم رحمت اللہ پٹیالہ کی بیوی کا بہی

حضرت مولینا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارۂ دوم)

(بقیہ رکوع نمبر ۶)

لعلکم تتقون - اس رکوع میں تقوے کی بات چلی ہوئی ہے لیس البر میں تقویٰ کے اصول بتائے ہیں - اب قصاص کے حکم میں فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون ہے - یہ جانوں کے متعلق تقویٰ کا بیان تھا اب مال کے متعلق جو تقویٰ ہے وہ بیان کرتا ہے -

اذا حضر - حاضر ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک شدت بیماری - دوم یہ کہ موت ہی آجائے پس ایک شق کے لحاظ سے تو یہ معنے ہوئے - کہ جب کوئی ایسا بیمار ہو تو وصیت کر دیا کرے اپنے مال کے متعلق - وصیت کس کے لئے ہو -

للوالدین - اپنے ماں باپ کے واسطے - کیا وصیت ہو - ایک تو یہ معنے ہیں کہ اپنے ماں باپ کو جلائے میرے بعد یوں انتظام کرنا - دوم یہ کہ اپنے ماں باپ کے حق میں وصیت کر جائے اس صورت میں جبکہ وہ شرعی قانون کے لحاظ سے ترکہ کے وارث نہ بن سکیں - مثلاً وہ کافر ہوں غلام ہوں یا اپنے بیٹے کے قاتل ہوں پس ان صورتوں میں وارث اگر ان کے لئے وصیت کر جائے تو جائز ہے یا یہ مطلب کہ ان کو اپنے کاموں کا وصی کرے - یہ سب احکام بھی جہاد کی تمہید ہیں کیونکہ جنگ کا زمانہ تھا اس لئے صحابہ کو فرمایا اپنی وصیتیں کر چھوڑو - اور اگر حضر کے معنے یہ ہوں کہ موت آہی جائے تو پھر یوں معنے ہونگے کہ لکھی گئی ہے تمہارے لئے وصیت جو والدین اور اقارب کے متعلق ہے وہ بالکل مناسب ہے اور حق ہے متقیوں پر کہ اس کے مطابق عملدرآمد کرو - وہ وصیت کہاں لکھی ہے ؟ دیکھو پ۴ سورۃ نساء کا دوسرا رکوع یوصیکم اللہ

انّ اللہ سمیع علیم - فرماتا ہے کہ ہم علیم خدا ہیں سمجھ بوجھ کر حصص مقرر کئے ہیں اور وصیتوں کے بدلانے کو بھی سنتے ہیں - چنانچہ فرماتا ہے - ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہٗ یدخلہ نارًا خالدًا فیہا -

فمن بدّلہ - اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے - سب سے اول تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا - خدا تعالیٰ نے عورت کو بھی حرث فرمایا ہے اور زمین کو بھی ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرمایا ہے اور عورتوں کو بھی -

فانما اثمہ - چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب سے ان لوگوں نے لڑکیوں کا ورثہ دینا چھوڑا ہے ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہو گئی ہیں جو ایک وقت سو گھماؤں زمین کے مالک تھے اب دو بیگھہ کے بھی نہیں رہے یہ اس لئے کہ صریحاً پ۴ نساء رکوع ۲ میں فرمایا - ولہ عذاب مہین اب اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی - عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے ؛

ولا تمسکوھن ضرارًا - دوسرا - وعاشروھن بالمعروف - تیسرا - ولا تضاروھن - چوتھا - ان کرھتموھن - پنجم - ولھن مثل الّذی علیھن باوجود اس کے وراثت کا ظلم بہت بڑھ رہا ہے پھر دوسرا یہ بعض ظالم عورتوں کو لٹکتے رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں - فمن خاف من موصٍ جنفًا او اثمًا - اس حکم وصیت میں ایک اور وصیت کا ذکر ہے - بالفاظ من بعد وصیۃ - پس اس وصیت میں اگر کوئی کجی کرے تو اس کی اصلاح کر لی جائے -

جنفًا - کے معنے غیر متجانف لاثم سے ظاہر ہوتے ہیں یعنی نہ جھکنے والا -

۱۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

یا ایھا الّذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام - روزوں کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کو دو چیزوں کی بہت ضرورت ہے ایک بقاء شخصی کے لئے غذا کی - دوم بقاء نوعی کے لئے بیوی کی - اب دیکھو انسان گھر میں تنہا بیٹھا ہے پیاس بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے - دودھ موجود ہے برف موجود ہے شربت حاضر ہے - کوئی روکنے والا بھی نہیں مگر پھر بھی سچا روزہ دار مطلق ان چیزوں کے کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا - اسی طرح بیوی پاس ہے - کوئی چیز مانع بھی نہیں - مگر پھر بھی وہ اس سے محترز ہے - یہ کیوں ؟ محض اس لئے کہ روزہ دار ہے اور اس کے مولیٰ کا حکم ہے کہ ان دونو چیزوں سے رکا رہے - یہ مشاقی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے ... ... ہم ان چیزوں سے رکے رہیں جن سے رکے رہنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے - اسلام میں ہر سال ایک ماہ تو بالالتزام یہ مشق کرائی جاتی ہے اور ایک طرح سے چار ماہ کے لئے یہ مشق ہوتی ہے - کیونکہ عادت نبوی تھی - کہ ہر دو شنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتے - پھر ایام بیض (۱۲ - ۱۳ - ۱۴) میں بھی روزہ رکھتے - گویا ہر مہینے میں بالاوسط دس دن اس حساب سے روزہ کیلئے سال کے چار ماہ ہوتے ہیں - اب خیال کرو - کہ جو لوگ چار ماہ یہ مشق کرتے ہیں وہ رشوت کیوں لیں - اکل بالباطل کیوں کریں - کوئی ضرورت انسان کو ان ضرورتوں سے بڑھ کر پیش نہیں آسکتی جو بقاء شخصی و بقاء نوعی کے لئے ضروری ہیں - جب ان ضرورتوں میں باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور کسی روک کے نہ ہونے کے صرف اللہ کی فرمانبرداری کے لئے محترز رہا ہے - تو پھر ایک صریح حرام امر کا کیوں مرتکب ہونے لگا -

وعلی الّذین یطیقونہ - اور جو صوم کی طاقت رکھتے ہیں یعنے جنہیں روزے رکھنے میسر آجاویں -

فدیۃ طعام مسکین - وہ ایک مسکین کا کھانا بطور صدقہ دیں - یہ صدقۃ الفطر کی طرف اشارہ ہے چنانچہ تعامل سے ثابت ہے کہ ہر روزہ دار نماز عید سے پہلے ایک مسکین کا کھانا صدقہ دیتا ہے - دوسرا میرا اپنا طرز پسندیدہ جو آثار سلف کے مطابق ہے یہ ہے کہ خود روزہ رکھا اور اپنی روٹی کسی غریب کو کھلا دی - اور جو لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ جو لوگ

طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے نفلی روزوں میں ایسا کریں کہ ہر دوشنبہ و جمعہ و ایام بیض کو روزہ نہیں رکھ سکتے تو اس روز مسکین کو کھانا کھلا دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا کیونکہ آپ تو ماہ صیام میں موسم بہار کی ہوا سے بڑھ کر جود و سخا میں ہوتے تھے۔

فمن تطوع ۔ جو شخص کوئی نیکی خوش دلی سے کرے وہ بہت اچھی ہے اور یہ کہ روزہ رکھنا تو بہت ہی مفید ہے اس سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے۔ صبر و استقلال یادر الفی سے بچنے کی مشق ہوتی ہے اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ کمزور لوگوں کے لئے اس قسم کے مجاہدات منع ہیں جن میں روزہ رکھنے ہوں اور وہ اخیر میں خشکی دماغ سے نیم سودائی ہو جاویں اور کسی کام کے نہ رہیں۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ۔ قرآن شریف کا طرز ہے کہ پہلے عام فضائل سکھاتا ہے۔ پھر خاص فضیلت کی بات اسی طرح پہلے عام رذائل سے ہٹاتا ہے پھر ارذل الرذائل شرک سے۔ پہلے عام بات کا حکم ہوتا ہے پھر خاص کا۔ مثلاً پہلے نماز وغیرہ کا ذکر ہے پھر حج کا۔ پہلے صدقات کی ترغیب ہے پھر زکوٰۃ کی۔ اسی طرح پہلے یہاں عام طور پر نفلی و فرضی روزوں کا حکم دیا ہے پھر رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہے۔ پہلے شہر رمضان کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس میں قرآن شریف نازل ہوا۔ چونکہ قرآن کا اطلاق جزو سورۃ پر بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قرآن ماہ رمضان میں نازل ہوا ہے بلکہ صرف ایک سورۃ کا نزول بھی کافی ہے۔ میں نے جو تحقیق کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم جن دنوں غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے وہ دن رمضان کے تھے اور وہیں پہلی سورۃ کا جزو نازل ہوا اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر رمضان اس لئے فضیلت کا مہینہ ہے کہ اس میں قرآن کا کوئی جزو نازل ہوا تو اس فضیلت میں دوسرے مہینے بھی شامل ہیں اس لئے گو یہ دوسرے معنے بھی بہت سچ ہے کہ وہ رمضان جس کے بارے قرآن شریف نازل ہوا۔ مگر شہ ربیع تنزول ایک رنگ رکھتا ہے۔

بینٰت ۔ کھلے ہدایت نامے۔

الفرقان ۔ قرآن سے مجھے اس کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔ غزوۂ بدر بھی ماہ رمضان میں ہوا ہے غرض رمضان المبارک کیا بلحاظ فتوحات دنیاوی اور کیا باعتبار نزول قرآنی ہر طرح قابل قدر و حرمت ہے۔

واذا سالك ۔ اگر لوگ یہ سوال کریں کہ روزوں سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو ایک تو یہاں لعلکم تتقون اور دوم یہ کہ انسان کو خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہت قریب ہو جاتا ہوں اور دعائیں قبول کرتا ہوں۔

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جو مانگو وہی ملے کیونکہ دوسرے مقام پر فرما دیا جو پ ۷ رکوع ۱۰ سورہ انعام کے رکوع ۴ میں ہے۔ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء ۔ یعنی اگر چاہے تو اس مصیبت کو ہٹا دیتا ہے یہاں بھی ال کے اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔

فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی ۔ فرمایا ہے یعنے جس قدر تم میرے فرمانبردار ہوتے جاؤ گے ایمان میں ترقی کرتے جاؤ گے۔ اسی قدر میں دعائیں قبول کروں گا۔

الرفث ۔ عورتوں سے رغبت کا یا جماع کرنا جماع کی باتیں کرنا۔

ھن لباس لکم ۔ عورتوں کو لباس فرمایا ہے ان کے بہت سے حقوق فرمائے ہیں عورتوں کو ساتھ رکھنا چاہیئے۔ یہ فلاسفی میری سمجھ میں نہیں آتی کہ لاہور میں تو میرا اور موسم سرما پنجاب میں بسر کرے ... اور ... میرا ... کشمیر میں ہے۔

تختانون انفسکم ۔ یہ لوگ ایک غلط رسم میں مبتلا تھے ان میں کوئی سو جاتا تو پھر رات کو نہ کھانا کھاتا نہ بیوی سے جماع کرتا۔ فرمایا اللہ نے تم پر فضل کیا مغرب ... کھانا کھاؤ پیو یہاں تک کہ

حتی یتبین لکم ۔ ایک شخص نے ایک دفعہ کہا کہ صبح صادق ایک انتظامی بات ہے۔ پانچ منٹ ادھر ہو گئے تو کیا اور اگر ادھر ہو گئے تو کیا۔ اللہ تعالیٰ نے عجیب خواب دکھایا اس کا جواب سمجھایا۔ ... مجھے خواب آیا کہ میں تانی بچھا رہا ہوں۔ مگر ایک طرف سے زخم کے ساتھ باندھنے میں پانچ انگلی کا فرق رہ گیا ہے اور وہ چلا رہا ہے یا تو مجھ کو ادھر کرو یا رستہ کو نہ مارو ورنہ میری تانی بگڑتی ہے اور کوئی اسے کہہ رہا ہے کیا ہوا صرف پانچ انگلی کا فرق ہے اس ... کی ... بہت ... ہوا اور اسے

تلک حدود اللہ فلا تقربوھا ۔ ... سمجھ میں آئے۔

کذلک یبین اللہ ۔ واقعی یہ طریق ان کو سمجھانے کا کب آتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم ۔ فرمایا ہے کہ ہم نے یہ سارا علم حصول تقوے کے لئے بیان کیا ہے۔ پس تم مالی معاملات میں وہ راہ اختیار کرو جو خدا کو پسند ہے۔ مجھے افسوس آتا ہے اس ملک کے لوگوں پر۔ ... کی ... مشہور ہے کہ ان کا جیرا حلال و حرام پر چلتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ... ایک ضرب المثل ہے ضرب المثل کہنا تو نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ... رہتے ہیں۔ یہ کسی سفیہ کا قول ہے۔ کہ دنیا کھائے مکر سے اور روٹی کھائے شکر سے۔ یہ بالکل ایک گندہ قول ہے اور کسی ... پرست تاریکی کے فرزند کا ہے۔

تدلوا بہا الی الحکام ۔ رشوت نہ دو اور نہ بیہودہ مقدمہ بازی میں ناحق خرچ کرو۔

باطل ۔ کہتے ہیں اس کو کہ اجازت شریعت کے خلاف کچھ حاصل کیا جائے۔

۱۷ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

یسئلونک عن الاھلۃ ۔ یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ مدینہ طیبہ کا وقت جو رسول اللہ پر گزرا ہے اس کا پتہ چار باتوں سے لگتا ہے۔

کہ مکہ میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو شدید تکلیفیں دی گئیں یہاں تک کہ جن لوگوں کے جتھے تھے وہ بھی ہار کر افریقہ میں چلے گئے۔ جب جتھے والوں کی یہ حالت تھی تو جن کا جتھا نہیں تھا ان کی حالت خود ظاہر ہے۔ صرف اسی بات کی طرف غور کر کے ان کی مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے جو بالکل بیابان غیر آباد تھا۔ پھر وہاں تک پہونچنا بھی کوئی آسان نہیں تھا۔ نبی کریم پر جو تین برس آئے وہ تو ایسے تھے کہ بڑی مشکلات کا سامنا تھا۔ کسی سے نکاح نہیں کر سکتے روٹی وغیرہ کسی کے ساتھ نہیں کھا سکتے۔ کوئی ان کو سلام نہیں دیتا تھا۔ غلہ جو باہر سے آتا تھا اسے بنی ہاشم خرید نہیں سکتے تھے۔ پھر تیسری تکلیف یہ تھی کہ جب آپ مدینہ میں چلے گئے۔ تو بدبخت لوگوں نے مدینہ کے ارد گرد شام کی تجارۃ

کا بہانہ بناکر تمام نواحی مدینہ کی قوموں پر غیب لینے کیلئے قافلے پر قافلے بھیجنے شروع کئے۔ چوتھی بات تکلیف کی یہ تھی کہ وہاں بھی دشمن موجود تھے۔ بنو قینقاع۔ قریظہ بنو نضیر۔ عیسائی۔ وغیرہ اسات قوموں کا جھگڑا تھا۔ ان سب ضرر دینے والوں کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے جہاد کے سوا کوئی تدبیر نہ تھی۔ چنانچہ یہ سورۃ اول سے آخر تک جہاد کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ پہلے رکوع میں اولٰئک ہم المفلحون فرما کر یہی اشارہ کیا ہے۔ مفلح کہتے ہیں اسے جس کے سر پر فتحمندی کا تاج ہو۔ پھر تیسرے رکوع میں بشر الذین آمنوا فرما کر مفتوح ملکوں کا نقشہ دکھایا ہے کہ ان میں نہریں بہتی ہونگی۔ باغ ہوں گے جن کے وارث مومن ہوں گے اور اس کے ساتھ کفار کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ نار الحرب میں ہلاک ہوں گے۔ پھر بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے خلاف جہاد میں جانے سے مضائقہ کیا تو اہبطوا مصرا کی ماتحت ذلت و مسکنت میں پھنسے گئے۔ اس میں اشارہ کیا کہ تم یوں نہ کرنا اس کے بعد کئی طور سے ترغیبیں دی ہیں اور بتایا ہے کہ جہاد میں خوف۔ جوع۔ مال و جان کا نقصان سب کچھ ہوگا۔ لیکن اگر تم استقلال سے کام لوگے۔ تو پھر تمہارے لئے بشارت ہے۔ طالوت کے واقعہ پر غور کرو کہ اس نے صبر کا کیا اجر پایا۔ پھر قصاص کی ترغیب دی اور یہی بتایا کہ یہ سب کچھ ہیچ ہے۔ جب تک تقویٰ نہ ہو کیونکہ یہی تقویٰ تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ پھر تقوے کے حصول کے ذریعے بتائے ہیں چنانچہ اون میں سے ایک ذریعہ کا ذکر پہلے رکوع میں فرمایا کہ روزے رکھو اور مناہی سے بچنے کی مشق کرتے رہو۔ جب ایک مہینہ کی نسبت صحابہ کو یہ علم ہوا کہ اس میں یہ فضیلتیں ہیں۔ تو انہوں نے دوسرے تمام چاندوں کی نسبت بھی سوال پیش کیا۔ یہ شان نزول ہے۔ یسئلونک عن الاھلۃ کا تو فرمایا کہ ھی مواقیت للناس والحج۔

ولیس البر بان تاتوا البیوت۔ اس سے پہلے ایک دفعہ ولیس البر آیا اس میں بتایا کہ تم شرق و مغرب کے فاتح ہو جاؤ گے مگر تقوے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ یہاں یہ بتایا کہ ظاہری رسوم کی پابندی کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی جب تک کہ اس کی روح پر تمہارا عمل نہ ہو ہمارے علاقہ (بھیرہ شاہ پور) میں ایک رسم ہے کہ حرام کا دودھ الگ برتنوں میں رکھتے ہیں اور حلال کا الگ برتنوں میں۔ مٹی کے برتنوں کا تو بڑا اہتمام ہوتا ہے۔ مگر پیٹ میں سب کچھ جمع کر لیتے ہیں۔ اس ظاہرداری پر کیسا افسوس آتا ہے۔ کہ مٹی کے برتن میں تو حلال و حرام کے لئے تفرقہ کرلیں مگر حقیقی برتن (پیٹ) کے لئے کچھ پرواہ نہ کریں۔

اسی طرح نمازوں میں صفیں سیدھی کرنے کی تو بہت تاکید ہوتی رہتی ہے مگر جو اس کا اصل مقصد ہے۔ جب وہ نہ ہو تو یہ ایک معمولی رسم رہ جائے گی وہ یہ کہ کوئی بڑا بن کر آگے نہ ہو اور پیچھے نہ ہو اور آپس میں ایک جان ہو کر رہو۔ پس اگر تم ایک نہ ہو جاؤ اور دلوں میں کھوٹ رہے تو پھر ٹخنے کا ٹخنے سے ملانا عبث ہے۔

واتوا البیوت من ابوابہا۔ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک راہ ہوتی ہے پس اسی راہ سے اسے طلب کرو۔ جب انسان اس راہ پر نہ چلے گا تو منزل مقصود کو ہرگز نہ پہونچے گا۔ ان میں ایک رسم یہی تھی۔ کہ گھروں میں واپس آتے تو پچھواڑ کر گذرتے۔ اس سے منع فرمایا کہ یہ رسم ہے۔ اس کے اصل کی طرف توجہ کرو۔

واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اے انتم تصیرون مفلحون یعنی تم تقوے اختیار کرو۔ شاید کہ وہ مفلح تم ہی ہو جاؤ۔ وہی مفلحون جن کا ذکر رکوع نمبر ا میں آیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ تم بھی (اے احمدیو!) اپنے دلوں کو صاف کرو۔ منصوبہ بازیوں میں شریک نہ ہو کسی سے مقابلہ کرو۔ تو نفس کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کے لئے۔ رسول کریم نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے لڑتا ہے۔ کوئی اپنی قوم کی عزت و جلال کے لئے کوئی کسی خیال سے کوئی کسی خیال سے۔ مگر جو لڑتا ہے کلمۃ اللہ کے اعلاء کے لئے وہی خدا کے نزدیک سچا مجاہد ہے اب بتاتا ہے کہ لڑائی کن سے کرو۔ الذین یقاتلونکم۔ جو تم سے لڑائی کرتے ہیں وہ بھی از خود نہیں۔ بلکہ امام کی ماتحت۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ امام ایک سپر ہے اس کے پیچھے لڑا جاتا ہے۔ ایک سپاہی دوسرے سپاہی کو مارتا ہے۔ مگر اس کا واقف نہیں ہوتا۔ کوئی پوچھے۔ یہ جو اس کے مقابلے کے لئے الگ ہو رہا ہے۔ آخر کوئی وجہ۔ تو اس کا یہی جواب ہوگا کہ وجہ ان کے افیسر کو معلوم ہے۔ پس سپاہی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے افیسر کا تابع رہے۔

ولا تعتدوا۔ حد سے نہ بڑھو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ سپاہی کو جوش میں حد کی خبر نہیں رہتی اس لئے اس کی ہر ایک حرکت اپنے افیسر کے ماتحت ہونی چاہیئے۔

واقتلوھم۔ ھم سے کون مراد ہیں وہی جو الذین یقاتلونکم کے مصداق ہیں۔ یعنے جو جنگ کرتے ہیں۔

الفتنۃ اشد من القتل۔ قتل سے ایک نفس کا نقصان ہوتا ہے مگر فتنہ ایسی بلا ہے کہ اس میں قوم کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک بچہ فتنہ کا ذریعہ بن جاتا ہے اس کی مثال دیاسلائی سی ہے۔ کہ پہلے ایک گرین ہی سلفر اس میں نہیں ہوتا۔ مگر جب اسے گھسا کر کسی آگ ہی سے لگاتے ہیں۔ تو پھر بعض اوقات محلوں کے محلے بلکہ شہروں کے شہر جل جاتے ہیں۔ پس تم چھوٹی بات کو چھوٹا نہ سمجھو بلکہ بڑا سمجھو اور فتنوں سے بچتے رہو۔

۱۸ - مارچ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۸)

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ یہ مسئلہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ مذاہب کا ابطال نہیں چاہتا۔ بلکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سارے جہان کو ایک مذہب پر قائم کر دیتا۔ ولو شاء لھداکم اجمعین۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد۔ یعنے اگر اللہ آدمیوں کی ایک دوسرے سے مدافعت کرتا رہتا تو عیسائیوں کی مسلمانوں کی مجوسیوں کی یہودیوں کی عبادت گاہیں منہدم ہو جاتیں جس سے معلوم ہوا کہ مذاہب کا اختلاف اللہ کے منشاء کی ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے تو امن قائم کرنے کے لئے۔ یہ منشاء نہیں ہوتا۔ کہ لوگوں کو پکڑ کر مسلمان بنائیں بلکہ وہ لا اکراہ فی الدین کے ماتحت چلتے ہیں کیونکہ انسان اس وقت تک خدا کے نزدیک تو مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ دل سے ایمان نہ لائے اور پھر ضروری ہے کہ اس کے ایمان کے آثار اس کے ظاہری کاموں میں ہویدا ہوں اور کوئی اس کو روک نہ سکے۔ پس جہاد بھی اس وقت تک جائز ہے کہ مومن کفار کے فتنہ میں نہ رہے اور جو ایمان لا چکے ہیں۔ وہ اپنی عبادت بلا کسی خوف و روک کے ادا کر سکیں وہ نفاق سے کام لینے پر مجبور نہ ہوں۔ بلکہ

یکون الدین للہ - اللہ کے لئے ان کا دین ہو اور کوئی فتنہ نہ رہے۔
فان انتھوا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والفتنۃ اکبر من القتل - شرارتیں اور فتنے اللہ کو ناپسند ہیں پس اس وقت تک لڑائی جائز ہے کہ جب تک فتنہ رہے - ولا یزالون یقاتلونکم حتے یردوکم عن دینکم ان استطاعوا - یعنے وہ تم سے لڑتے رہیں گے جب تک کہ تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر لیں - پس جب یہ خوف جاتا رہے - اور کفار بالاکراہ کسی مسلمان کو کافر نہ بنا سکتے اور فتنہ بازیوں سے ہٹ جائیں تو پھر تمہارے آپس کی حدبندی (امن) کو توڑنے کا کوئی موقعہ نہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو فتنہ ڈالتے رہے
واتقوا اللہ - یعنے تم ان کی حدبندی توڑنے کی ان کو سزا دیدو مگر تقوے کو ضرور ملحوظ رکھو - یعنے اگر انہوں نے بچوں اور عورتوں کو ذبح کیا یا دکھہ دیا یا کسی عورت سے بدکاری کی - تو تم ان کے ساتھہ یہ معاملہ نہ کرو بلکہ اپنے حاکم کی معرفت اور رنگ میں سزا دو۔
وانفقوا فی سبیل اللہ - لڑائی کے وقت مالوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی ترغیب دی۔ دیکھو ابوبکرؓ و عمرؓ قوم کے لحاظ سے ابوجہل وغیرہ سے بڑے نہ تھے مگر انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ بڑے بن گئے - میں ہمیشہ اس امر کو ذوق سے دیکھا کرتا ہوں کہ مہاجرین نے خدا کے لئے وطن چھوڑا تو ان کو بدلے میں ملک کی سلطنت ملی - انصار نے یہ کام نہ کیا اس لئے ان کو یہ اجر بھی نہ ملا - خدا کی راہ میں خرچ کرنا کبھی ضائع نہیں جاتا - ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ دیا تھا کیا اس کا کچھ ثواب ملیگا - فرمایا اسلمت علے ما اسلفت - اسی کی برکت سے تو تو مسلمان ہوا - ایسا ہی ایک اور قصہ ہے - کہ کوئی خشک فتوی گر تھے ان کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا - جو ہر صبح چڑیوں کو چوگا ڈالتا تھا اس فتوے گر نے کہا کہ کیوں ناحق اپنا مال ضائع کرتا ہے تیرے اس جود و سخا کا بوجہ کفر کوئی فائدہ نہیں - کچھ مدت ہوئی تو اسے حج کرتے پایا - اس وقت سمجھا کہ یہ اسی خیرات کا اثر تھا - ایسا ہی ایک اور بدکار نے ایک پیاسے کتے کو اپنے موزے سے پانی نکال کر پلایا تو خدا نے اسے نجات کی راہ بتائی۔
بہر حال انفاق فی سبیل بہت سے ثمرات رکھتا ہے اور ہر زمانے میں انفاق کا ایک رنگ ہوتا ہے یہ زمانہ فوجی تیاریوں پر خرچ کرنے کا نہیں بلکہ علمی جہاد کا ہے پس اسی میں مدد کرنا ہر مومن پر فرض ہے اگر تم یہ خرچ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے تئیں ہلاک کروگے - کیونکہ جب دشمن کا مقابلہ نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ سوا اپنی بربادی اور گمنامی کے اور کچھ نہیں - اس لئے فرماتا ہے۔
ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ - تم اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو۔
واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین - احسان کی عادت ڈالو تا تم خدا کے محبوب بن جاؤ - روح کے خواص میں سے ایک یہ بات ہے کہ ہر شخص محبوبیت کے مقام کا خواہاں ہے - شاعر شعر کہتا ہے - لکچرار لکچر تیار کرتا ہے - خوبصورت بن ٹھن کے نکلتا ہے - دولتمند مال خرچ کرتا ہے اس لئے کہ وہ محبوب بن جائے - اس محبوبیت کے مقام کے حصول کا ایک ذریعہ اللہ بتاتا ہے وہ یہ کہ تم محسن بن جاؤ - پھر تم محبوب بنوگے - اور محبوب بھی کس کے اللہ کے - کوئی شخص اپنے محبوب کو ذلیل نہیں کرتا - پس وہ جس کا خدا محب ہو وہ کیوں کر ذلیل ہو سکتا ہے۔
واتموا الحج والعمرۃ للہ - مکہ والوں نے - مسلمانوں کو حج و عمرہ سے منع کیا ہوا تھا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - تم حج کرو گے یہ کب تک روکتے رہیں گے۔
فان احصرتم - اگر تم روکے گئے (جیسے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) تو بھی اندیشہ کی بات نہیں - اخیر تمہاری فتح ہے۔
ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام - ذلک میں بحث ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ حج و عمرہ کو ملا کر کرنے کی بیرونی لوگوں کو اجازت ہے - مکہ والوں کو نہیں بعض کہتے ہیں کہ مکہ والے بھی کرسکتے ہیں - مجھے وہ بات پسند ہے کہ یعنی مکہ والے تمتع نہیں کرسکتے۔

۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

معلومات - اسلام کے تعارف میں ہر ایک جانتا ہے۔
رفث - جماع کا ذکر کرنا - جماع کے سامان - خود جماع - تینوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ابن عباس نے پہلے معنوں کو پسند کیا ہے۔
بعض لوگ اثنا عشری کتاب اللہ سے استدلال کرکے کل کا نام حج قرار دے - یعنے نیز لیکن ائمہ اربعہ میں میں نے دیکھا ہے کہ وہ تمام سال احرام باندھنے کو پسند نہیں کرتے
تزودوا - کھانے پینے سواری کا انتظام - یہ سامان بہت ضروری ہیں - مدینہ کی راہ میں میں نے ایک نوجوان شخص کو دیکھا کہ جب وہ سخت تھک گیا تو ایک شخص کو ٹانگ سے پکڑ کر اونٹ سے گرا دیا اور خود اوپر چڑھ گیا - اگر اس کے پاس زادراہ ہوتا تو یہ جدال کیوں کرتا۔
فان خیر الزاد التقوی - سامان کا عظیم الشان فائدہ تو یہ ہے - کہ آدمی سوال اور گناہ سے بچ جاتا ہے - جس کے پاس زادراہ نہ ہو وہ چوری وغیرہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور غالباً اس قسم کی حکائیتیں انہی قسم کی کمزوریوں کی وجہ سے بن گئی ہیں ایک نابینا عورت کی کسی نے چادر اتارلی تو وہ کہنے لگی وے بچہ حاجیا میری چادر تو دیتا جا۔
فسوق - جو کچھ ایمان کے خلاف ہے وہ فسق ہوا۔
جدال - بے جا لڑائی کرنا - ایک دو کہانیاں مجھے یاد آگئی ہیں ایک دفعہ راہ میں ایک شخص کی مجھ سے چابی گم ہوگئی وہ مجھے کہے کہ میں بعینہ وہی چابی لونگا - میں نے کہا کہ بہت اچھا خدا تعالیٰ قادر ہے اصل بات یہ تھی کہ کچھ ڈاکو ہمارے اسباب سامان پر پڑے تھے اس روز وہ چابیاں لے گئے چونکہ میرا صندوق سب سے بھاری تھا اس لئے اس شخص کا مطالبہ تھا کہ تمہاری وجہ سے ہماری چابی گئی ہے وہ مہیا کرو اب ان ڈاکوؤں کی چند سپاہیوں سے مٹ بھیڑ ہوئی اور وہاں وہ چابیاں چھوڑ گئے اور اتفاق سے وہ سپاہی ہمارے قافلہ میں آگئے اور اس طرح وہ چابی ہمیں مل گئی۔
دوسرا قصہ یاد آیا کہ ایک دفعہ دو بھائی حج کرنے چلے میں نے ان سے کہا کہ تم جو خرچ کرتے ہو لکھتے جاؤ - بعد میں حساب کر لینا مگر انہوں نے اسے برادرانہ تعلقات کے خلاف سمجھا - لیکن آخر جا کر ان کی لڑائی ہوئی -

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب ہندو ہم سے چھوت چھات کرتے ہیں تو کیوں نہ ہم بھی ان سے ایسا ہی سلوک کریں اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

خود نبی کریم اور صحابہ کرام اور آج تک اسلام کا معمول ہے کہ کفار کے کھانے اور پانی سے انہوں نے تنفر نہیں کیا۔ حلت و حرمت کا فتویٰ آسان نہیں۔ اللہ تعالےٰ لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب آیا اس نے میں مخالف تعامل اسلام ہرگز رائے نہیں دیتا۔ مسلمان ہمت و استقلال و اتحاد میں تجربہ سے پیچھے ہیں۔ پس یہ کوشش چنداں بابرکت نہیں پھر ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ اسلام صلح و آشتی و محبت کا پیغام تمام جہان کے لوگوں کے واسطے لایا ہے ہم بحث سے جو قلعہ فتح کر سکتے ہیں اور جس سرزمین پر اپنا تسلط بٹھا سکتے ہیں وہ کسی طرح سے قبضہ میں نہیں لا سکتے۔ اگر ہم کیشیاں بنا کر اس خلیج کو جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے اور بھی وسیع کر دیں گے تو اس کا پاٹنا مشکل ہو جاویگا پھر طرفین کے واسطے مشکلات ہونگی۔ اس وقت ہمارے پاس نہ اتنی دولت ہے نہ ہم میں اتنا اتفاق ہے۔ نہ ہمت نہ استقلال۔ اس بات پر عزم کریں تو اس کا نتیجہ سوا سے جنگ زبانی کے اور کچھ نہیں کیونکہ ہماری سب زبانی کارروائی ہو گی۔ بیں نظر بر حالات موجودہ آپ ہمت کریں اور مسلمانوں کی دکانیں کھلوائیں اپنے احباب و متعلقین کو ترغیب دیویں کہ وہ انہی سے سودا خرید کریں پھر انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے کمیٹیاں بنانے اور ان کے قواعد چھپوانے اور یہ اشتہار دینے سے کیا فائدہ ہے۔ خدا مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے۔ تجارت کی طرف مطلق توجہ نہیں۔ تجارت کی ادنیٰ قسم دوکانداری بھی استقلال سے اور شراکت سے نہیں چلا سکتے۔ بھلا اتنا بڑا کام جو آپ نے ارادہ کیا ہے کس طرح سے کریں گے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو مصیبت پہنچے وہ اگر اللہ تعالےٰ پر پوری امید رکھ کر صبر کرکے انا للہ وانا الیہ راجعون دل سے کہے اس کو بہتر سے بہتر بدلہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بالکل سچا اور صحیح ہے۔ میرے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں مر گئے۔ اسامہ۔ عبداللہ۔ حفیظ الرحمان۔ محمد احمد۔ عبد القیوم۔ امۃ اللہ رابعہ۔ عائشہ۔ امامہ۔ میں نے بحمد اللہ صبر سے کام لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دل سے کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی بہتر اولاد دی۔

(۳)۔ آپ ہمیں بہت ہی عزیز ہیں اور مجھے آپ سے للہ و فی اللہ محبت ہے۔ آنچہ بر خود مپسندی بر دیگران مپسند کا حکم ہے۔ آپ ہرگز کبھی تنخواہ کا ذکر نہ کریں۔ تنخواہ پر بھروسہ ہی شرک ہے اللہ تعالیٰ آپ کو من حیث لا یحتسب رزق دیگا یہ مجھے امید ہے اور یقین ہے۔

سوال۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کام مردہ زندہ کرنیکا تھا تو یہ فرمایئے کہ مرزا صاحب نے کتنے مُردے اور کہاں کہاں زندہ کئے۔ دوسرے یہ کہ کرشن تھے تو ان میں صفت کرشن بھی ضرور ہوگی۔ کرشن کا کام ناچنے گانے کا تھا۔ تیسرے اگر ہاتھ باندھ کر آپ نماز پڑھتے ہیں۔ تو آپ کس حکم سے نماز پڑھتے ہیں۔

جواب۔ آپ بالکل ان پڑھ جاہل نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ مرزا کی کتابیں کس طرح پڑھ سکتے۔ مرزا صاحب نے بہت مردہ زندہ کئے۔ آپ موت کے معنے نہیں جانتے۔ جو حیات انبیاء اور اولیاء سے جاہلوں کو حاصل ہوتی ہے۔ مجمع البحار لغت قرآن و حدیث اور لغات عربی میں ملاحظہ فرماویں اور خود قرآن کریم میں غور فرماویں۔ او من کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس۔ اور تیسرے پارہ رکوع ۲ کی آیہ کریم ربی الذی یحیی ویمیت پر بھی غور فرماویں سری کرشن کے متعلق کیا آپ کو الہام ہوا ہے کہ وہ ناچتے تھے۔ ہاں بائبل میں حضرت داؤد کی نسبت ہی ناچنا لکھا ہے تو کیا ہمارے نبی کریم جو بحکم فبھداھم اقتدہ کا ان کے تابع تھے۔ آپ کے نزدیک کیا ناچنے کے محکوم تھے۔ ہوری کے فرائض اور احکام آپ مجھے ارقام فرماویں۔ جو ثابت ہونگے ہم ایکبار کھائیں گے۔ میں تو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اس کے متعلق حدیثیں مسند احمد حنبل اور ابو داؤد میں ہیں اگر آپ فرماویں گے تو انشاء اللہ نقل کرکے بھیجوں گا۔ جو وعدہ مرزا جی نے فرمایا سب پورا کرکے دکھا دیا۔

المفتی

ایک شخص غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت مشکوٰۃ باب الامامۃ کی اس حدیث کو اپنی تائید میں پیش کرتا ہے۔ الصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم براً کان او فاجراً وان عمل الکبائر

جواب۔ ملا صاحب سے کہدو کہ وہ مکحول نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کسی دنیا کی کتاب میں مکحول کی روایت سماع ابوہریرہ سے جب تک ثابت نہ ہو یہ حدیث قابل استدلال نہیں سوچ کر جواب دو۔

سوال۔ شرع محمدی کی کتابوں میں ایک مسئلہ ہے۔ کہ اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح اس کی ایام نابالغی میں اس کا والد یا دادا کردے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے مستحکم رہتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے نابالغہ کا نکاح کر دیا ہو۔ تو لڑکی کو بالغ ہوکر اپنے نکاح کی تنسیخ کا اختیار رہتا ہے۔ مجھ کو دریافت صرف یہ کرنا ہے کہ یہ اصول علماء نے کہاں سے لیا ہے۔

جواب۔ اس مسئلہ کی بنا کسی حدیث یا آیۃ پر ہرگز نہیں۔ صرف ایک عقلی دلیل پر ہے اور وہ عقلی نہیں بلکہ خیالی ہے کہ باپ بہرحال بھلائی چاہتا ہے اس پر بدگمانی نہیں ہو سکتی صحیح بات میری تحقیق کی یہ ہے کہ عورت کی رضامندی اور والیوں کی رضامندی اور شرعی اجازت سے نکاح ہو سکتا ہے والی بجائے والیوں کے بادشاہ وقت کرے۔

رباعیات

پُتلی کی طرح نظر سے مستور ہے تو ⁂ آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہیں وہ نور ہے تو
نزدیک رگ جان سے اسے پر لُبعد ⁂ اللہ اللہ کس قدر دُور ہے تو

دو دن کی حیات پر عبث غرّہ ہے ⁂ خورشید نہیں۔ خاک کا تو ذرہ ہے
ہر وقت مآل زندگانی کیلئے ⁂ یہ آمد و شد نفس کی اک آرہ ہے

ہشیار کہ وقت ساز و برگ آیا ہے ⁂ ہنگام بہار و برف و تگرگ آیا ہے
محتاج عصا ہو تو پیری نے کہا ⁂ چلئے اب چوبدار مرگ آیا ہے

مرہم کے ساز نے بسایا ہے تجھے ⁂ رخ سنت نے پھر کے منہ دکھایا ہے تجھے
کیونکر نہ لپٹ کے تجھ رسوداں آتیر ⁂ میں نے بھی تو جان کھو کر پایا ہے تجھے

خاموشی میں یاں لذت گویائی ہے ⁂ آنکھیں جو ہیں بند عین تنہائی ہے
نے دوست کا جھگڑا ہے نہ دشمن کا فساد ⁂ مرقد بھی عجب گوشۂ تنہائی ہے

پوچھو کیا مسلمانوں کا حال ⁂ منتشر اجزا رسب ان کے ہو گئے
معتصم کب ہیں یہ حبل اللہ کر ⁂ دیکھ لو جہاڑو کے تنکے ہو گئے

نہ تو انگریز بنے ہم۔ نہ مسلماں رہے ⁂ عمر سب مفت میں کھو بیٹھے نادان رہے
ہم تو کالج کی طرف جاتے ہیں ای مولویو ⁂ کسی کو سوچیں تمہیں اللہ نگہبان رہے

اڈیٹوریل

کامیابی کا راز } سلطان بہلول لودہی اور حضرت امیر تیمور سب سے زیادہ لڑائیاں لڑے ہیں اور ان دونوں بادشاہوں نے کبھی شکست نہیں کہائی منجلہ اور باتوں کے ان میں یہ ایک خاص بات تہی کہ وہ جنگ شروع ہونے سے پہلے عین میدان جنگ میں گہوڑے سے اتر کر سجدہ میں پڑ جاتے واقعی جناب الٰہی میں خشوع وخضوع عقلمندی کا تاج سر پر رکہدیتا ہے۔

بچون کی تربیت } جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے نیک ہوں وہ اپنی اولاد کے لئے بہت بہت دعائیں کیا کریں۔ انہیں کسی ایسی خادمہ یا خادم کے سپرد نہ کریں جن کا چال وچلن بُرا ہو یا جو رذیل قوم کی بد اخلاق صنف سے ہو۔ کیونکہ بچون پر صحبت کا بہت جلد اور بہت بڑا اثر پڑتا ہے اکثر ملازمون کا قاعدہ ہے کہ وہ بچہ کو چومتے رہتے ہیں اور بے ہاتی سے لگائے رکھتے ہیں اور ان کے بہانے سے ناجائز ومضر اخلاق مجالس میں جا گھستے ہیں۔ ان سب باتون کا اثر بچہ اپنی سادہ لوحی کے سبب جلد قبول کرتا ہے اکثر بچے صرف ایسی وجوہ سے بڑے ہو کر بدچلن ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ باتیں ان کے نزدیک بوجہ عادی ہونے کی معمولی ہوتی ہیں۔ بچون کی تربیت ایک لمبا مضمون چاہتی ہے۔ جس پر کوئی خاتون قلم اٹھائے تو شائد مناسب ہو۔ یہ کام انہی کے سپرد ہے۔

زبان عربی اور جامع ازہر | اس ہفتہ کی مصر کی ڈاک میں جو اخبار پہونچے ہیں ان میں سے یہ دو مضمون ناظرین بدر کے لئے ترجمہ کئے جاتے ہیں ایک مضمون میں زبان عربی کی اہمیت پر بحث ہے اور دوسرے میں ازہر کے حالات ہیں جس سے یہ نصیحت حاصل ہو سکتی ہے کہ بعض دفعہ اصلاح طلبی موجب فتنہ وفساد بلکہ تنزل وانحطاط ہو جاتی ہے۔

قوم کا بہت سا حصہ ایک ناعاقبت اندیش جاہل خود غرض گروہ کے قبضے میں ہے اس کی مثال اس لڑکے کی طرح ہے جس نے تلوار دیکھی اور حمائل کر لی پھر چاہا کہ میں بہی بہادر کہلاؤن اور اس زعم میں وہ لگا ادہر ادہر مارنے آخر خود ہی اس کا زخم کہا لیا اور لگا سر پیٹنے۔

زمانۂ سابق میں مسلمانون کے مدارس اور ان کی مساجد علم ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ طبیعات۔ کیمیا۔ طب کے انوار کے منبع اور لغت ونحو۔ بیان۔ منطق۔ عروض وغیرہ کے سرچشمہ تھے اور پہر فقہ ودین کے تو مرجع تھے جو ان سے فارغ التحصیل ہو کر نکلتا وہ ایک علامۂ زمان فہامۂ دوران ہو کر نکلتا چنانچہ امام مالکؒ۔ ابو حنیفہؒ۔ شافعیؒ۔ ابن حنبل فقہاء میں سے اور ابو مسلم۔ ابو العلاء۔ ابن سینا۔ غزالی۔ ابن رشد اور ایسے اور کئی بزرگ فلاسفہ ومتصوفین وحکماء میں سے انہی مدارس ومساجد کے فیض یافتہ تھے۔ جامع ازہر کو بہی اس ترقی میں بہت کچھ دخل تہا اور مسلمانون کی صرف یہی ایک درسگاہ رہ گئی تہی جس پر علمیت قدیمہ کے لحاظ سے مسلمانون کو ناز ہو سکتا تہا۔ کیونکہ بغداد۔ بصرہ ومغرب۔ قرطبہ بلنسیہ کی جوامع کے تو آثار مٹ گئے اور ان کا کوئی نشان سوائے اس کے کہ کتب تاریخ میں ان کا ذکر ہے باقی نہ رہا۔ مگر افسوس کہ ازہر نے بہی قوم کے ضعف وانحطاط وتنزل سے حصہ لیا گو بوجہ ضرورت مشرق ومغرب کے مسلمانون کا قبلۂ توجہ بنی رہی اور بے شک جامع ازہر اس بات کی مستحق تہی۔ کہ امت اسلامیہ اس کی طرف پوری توجہ کرے اور اس کی ترقی کی تدابیر سوچے مگر افسوس کہ وہ ایک ایسے گروہ کے ہاتھوں میں پڑی جس کے سقم فہم وقصور نظر سے دن بدن متنزل ہوتی گئی اور آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ ہزارون طالبعلم اس میں اپنی عمرون کا بہت سا حصہ برباد کرتے ہیں۔ مگر جب نکلتے ہیں تو ویسے ہی کورے کے کورے نہ ذہنون میں کوئی تیزی آتی ہے نہ معلومات میں کچھ زیادتی۔ نہ خلق میں کچھ عمدگی۔

ازہر کی یہ حالت تہی ادہر امتہ مصریہ خواب غفلت سے بیدار ہوئی اس نے کئی مدارس کھولے اور مغربی قوم کو اپنا استاد مقرر کیا لیکن انہون نے بہی ازہر کی طرف توجہ نہیں کی ان کا خیال تہا کہ اگر ہم اس میں اصلاح کرین گے تو لامحالہ یورپی استادون کا دخل ہوگا اور ممکن ہے کہ اس طرح دین پر خراب اثر پڑے خیر یونہی حالت رہی یہان تک کہ آخر چند علماء ان خیالات کے پیدا ہوئے جو سمجہے کہ اب اگر ہم اصلاح نہیں کرین گے تو پہر بہت برا نتیجہ نکلے گا (ان میں کر سب سے زیادہ پُرجوش شیخ مرحوم مفتی محمد عبدہ تھے) اس لئے انہون نے اس میں اصلاح کی اور زمانہ موجودہ کے علوم پڑہانے کے لئے کتب جدیدہ کو بہی نصاب میں داخل کر دیا۔ چنانچہ وہ اس میں ایک حد تک کامیاب بہی ہوئے۔ گو ان کو اس راہ میں بہت کچھ ہدف تیر ملامت بننا پڑا۔ خیر پہر ازہر کی ترقی وعروج کا زمانہ شروع ہوا مگر یہ حرکت بہت ہی بطئی تہی۔ آخر جناب عالی خدیو کی توجہ عالیہ اس طرف منعطف ہوئی اور انہون نے چاہا کہ ہم اسے ایک بڑی عظیم الشان یونیورسٹی دیکھیں اور اس سے ایسے عمار نکلیں۔ جو مسلمانون کے دین ودنیا کو سنوارنے والے ہون آپنے اس کی بنیاد رکہدی لیکن طلبۃ العلم جو اصلاح کی لذت سے آشنا تھے انہون نے جلدبازی کی اور چاہا جو امر کئی سالون میں ہونا چاہیئے چند دنون میں ہو جائے مگر وہ اس بات کو بہول گئے کہ دیرپا کام بتدریج ہوا کرتے ہیں فوری جوش ہمیشہ عارضی ہوتا ہے۔ خدا نے بہی باوجود ہمہ قدرت ہونے کے جہان کو ایک دن میں نہیں بنایا۔ تو پہر ازہر کے نقص ایک دن میں کیونکر نکل سکتے تہے۔ لیکن انہون نے صبر سے کام نہ لیا اور عام طور پر اپنا شکوہ بیان کرنے لگے جناب امیر نے ان شکایتوں کو سنا اور ایک کمیٹی خیار امت کی مقرر کی جو ان کی شکایتون کو بغور سنے جو ماننے کی ہون وہ مان لے اور جو چہوڑنے کی ہون چہوڑ دیوے۔

اب یہ صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر نے جو کچھ کیا خوب کیا کیونکہ یہ طریق دانشمندی نہ تہا کہ جو کچھ وہ پیش کرتے ہیں۔ بلا سوچے سمجہے اور بغیر غور وفکر کے جہٹ پٹ مان دیا جاوے۔ کیونکہ طالبان اصلاح نوجوان تھے اور نوجوانون سے تو درکنار بڑے بڑے بزرگون سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ اپنی حد پر قائم نہ رہے اور نہ سمجہے کہ حکومت کی راہ میں کس قدر مشکلات ہیں۔ آخر وہ بہی کسی قانون کی پابند ہے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ نفع ونقصان کو سوچے اور جن باتون کو کچھ دیر تک ملتوی کرنا ضروری ہے۔ ملتوی کر دے۔

یہ ازہر کی بدقسمتی کہنی چاہیئے بلکہ مصریون کی۔ کہ یہ معاملہ دور تک پہونچا اور اس نے پولیٹکل رنگ اختیار کیا۔ جو بات پہلے معمولی تہی اس میں خود غرضیون اور فتنہ انگیزیون کی ہیچ فاسد ملی تو وہ بڑی خوفناک ہو گئی۔ شریر انگیزوں نے طلبۃ العلم کو بہت کچھ اکسایا اور جوش دلایا۔ اور انہیں اپنے پیشواؤن کی بے ادبی کرنے پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ وہ نوجوانی کی ترنگ میں سرکش ہو گئے۔ نصیحت کرنے والون نے نصیحت کی۔ کہ عزیزو! صبر سے کام لو۔ کمیٹی مقرر ہو چکی ہے۔ تم انتظار کرو وہ کیا رپورٹ کرتی ہے لیکن انہیں بہی پٹی پڑہانے والون نے کچھ ایسی پٹی پڑہائی۔ کہ انہون نے ایک نہ مانی وہ بجائے اس کے کہ بات کو مانتے قسم کہا بیٹھے کہ ہم پڑہینگے ہی نہیں جب تک ہماری بات نہ مانی جاوے گی۔

اس پر خلیل حمادہ پاشا فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مامور ہوئے کہ ان وسائل سے کام لین جو ایسے مواقع پر عقل وشرع کے نزدیک جائز ہو سکتے ہیں اس پر ایک شور مچا دیا

گیا کہ ہم مارے گئے قتل کئے گئے۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا یہاں تک کہ بعض شر انگیزوں نے حضرت سلطان اور پارلیمنٹ وغیرہ تک تاریں دیں لیکن جب تحقیق ہوئی تو معلوم ہوا کہ از ہر میں جو کچھ ہوا وہ معتاد سے بڑھ کر نہیں تھا اب کیا ان لوگوں کی حرکت موجب شرم نہیں کہ انہوں نے اپنے جوش میں آ کر اپنی قومی عزت پر دھبہ لگایا۔ اور غیر قوموں کو خواہ مخواہ ہنسی کا موقعہ دیا اور اپنا نقصان کر لیا۔ کیا یہ بہتر نہ تھا کہ وہ امیر کے وعدہ پر اطمینان کرتے اور دیکھتے کہ کیا اصلاحیں ہوتی ہیں لیکن انہوں نے اعتماد نہ کیا تو نقصان اٹھایا اور اپنے تئیں ان مہربانیوں سے محروم کر لیا جو ان پر مبذول ہونے والی تھیں اب کیا ہماری قوم گذشتہ را صلوٰۃ و آئندہ را احتیاط کے مطابق آئندہ کے لئے اس واقعہ سے سبق نہ لے گی۔

العتاب صابون القلوب کی سرخی سے المؤید قمطراز ہے

ترکی میں جب پارلیمنٹ قائم ہوئی تو اس کے ممبروں نے قسم کھائی۔ کہ ہم عامۃ الناس کے لئے اخلاص کے ساتھ کام کریں گے۔ جب تک کہ ہم سے ساتھ مخلصانہ تعلقات رکھیں گے۔

اب سنئے کہ اسی مجلس [illegible] فیصلہ کیا [illegible] جو قاضی بھیجا جاوے گا اس کے لئے ترکی زبان جاننا لازم ہوگا [illegible] یہ پہلا [illegible] اخلاص کا [illegible] جو کہ مجلس [illegible] اس کے علاوہ [illegible] قاضی کو اس [illegible] کہ وہ ترکی زبان نہیں جانتا [illegible] عورت کے حقوق [illegible] انسانی [illegible] کچھ غلطیاں ہوں [illegible] ایک یہ غلطی [illegible] اس پر خاموش رہنا [illegible] انصافوں کا موجب ہے۔

جمعیۃ ترکیہ کو اس بات کا لحاظ کرنا چاہیئے تھا کہ جب انہوں نے پارلیمنٹ قائم کرنی چاہی تو کئی لوگوں نے اس کی مخالفت کی مگر ہم لوگ جو عرب میں انہوں نے عام اس سے کہ وہ سوریا میں سے یا عراق یا حجاز میں یا امریکہ یا برازیل میں غرضکہ جہاں کہیں ... عربی النسل لوگ تھے سب نے بالاتفاق مجلس دستوریہ پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا مگر افسوس کہ اب جمعیۃ ترکیہ مبعوثان اس برادرانہ امداد و مخلصانہ حمایت کی کچھ قدر نہیں کرتی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ جب اہل عرب کی اتنی جمعیت اور اتنا حق ہے تو کیا وہ اتنا کہنے کا بھی استحقاق نہیں رکھتے کہ ہم پر جو قاضی کیا جائے وہ عربی ہو نہ یہ کہ وہ ترکی زبان ہی جانتا ہو اور عربی سے نابلد ہو حالانکہ عرب میں اس کو عربوں ہی سے سابقہ پڑتا ہوگا۔

جمعیت اتحاد و ترقی اس بات کو خوب جانتی ہے۔ کہ حکومت عثمانیہ مسلمان ہے اور شریعت اسلامی نام ہے۔ قرآن و حدیث کا اور بچہ بچہ اس بات سے واقف ہے۔ کہ قرآن جس زبان میں ہے اس کا نام عربی مبین ہے۔ اور یہ بات بھی مخفی نہیں کہ احادیث نبویہ بھی عربی زبان میں ہیں اور اہالی حجاز بھی مکہ سے لیکر مدینہ تک اور اس کے حوالی بصرہ بغداد۔ مصرہ وغیرہ ذلک تمام عرب ہے۔ پس اب کیا یہ دانشمندی کی بات ہے اور اصول سیاست و اتحاد کے اندر ہے کہ ان بلاد عربیہ پر (جو مدینۃ القرآن و بلدۃ الہجرۃ کہلاتے ہیں اور عربی وحی کے مہبط ہیں) قاضی جو شریعت اسلامی کا نافذ کرنیوالا ہو ایک ترکی شخص بنایا جاوے اور پھر ترکی بھی ایسا کہ وہ زبان عربی سے بالکل نابلد ہو۔

میں اس بات کے مخالف نہیں کہ قاضی حجاز ترکی شخص ہو مگر میں یہ ضرور کہونگا کہ کم از کم ایسا ترکی تو ہو جو عربی زبان خوب جانتا ہو۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ جب ایک ممبر نے یہ تحریک کی کہ حجاز پر جو حاکم کر کے بھیجے جاویں ان کے لئے لازمی قرار دیا جاوے کہ وہ زبان عربی کے عالم ہوں تو مجلس نے اس تحریک کی کچھ پروا نہ کی۔ پھر اس واقعہ کو دیکھ کر کس طرح اس بات کا خیال کر سکتے ہیں کہ اہل عرب اس مجلس ترکیہ سے ویسا ہی اخلاص رکھیں گے۔ کیا یہ عرب کی حق تلفی نہیں اور کیا یہ وحدت عثمانیہ میں ایک خطرناک رخنہ ڈالنے والی بات نہیں ہے۔

مکہ و مدینہ میں صرف ترکی جاننے والے قاضی کا تعین اسی قسم کا ہے۔ جیسے کوئی شکسپیر کے مولد میں ایک عربی کو حاکم بنا کر بھیجدے۔ جب کوئی انگریزی سیاح آئے اور اس عربی سے اس شاعر کے سوانح وغیرہ حالات پوچھے تو وہ کچھ بھی نہ بتا سکے۔

اب دیکھئے کہ ایک عربی عورت ہے۔ وہ اپنے طلاق دینے والے خاوند پر نان و نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے مثلاً پانچ چار آنہ مانگتی ہے۔ مگر وہ شوہر اسے صرف ایک آنہ دیتا ہے اب ہر ایک انمیں سے شرعی دلیل دیتا ہے جو ضرور عربی میں ہو گی۔ اب دیکھئے اگر وہ قاضی ترکی ہوگا تو کیا خاک سمجھیگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اپنا ترجمان رکھیگا تو ہم کہتے ہیں کہ مسا با پاشا کو کیوں معزول کیا وہ بھی ترکی زبان کے لئے ترجمان رکھ سکتا تھا۔

ایک مفید مشورہ

”محترم محترم علامہ نورالدین صاحب ذیل کی چند سطور برائے اندراج اخبار ارسال کرتی ہیں جو بہت شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہیں انشاء اللہ ہم بہت جلد .. .. .. اس وعدہ کا ایفاء دیکھ سکیں گے۔“

اڈیٹر صاحب بدر۔ مجھ کو پرچہ بدر مفت ہفتہ وار بہت ہی اہتمام سے ارسال کرتے ہیں۔ مگر غفلت کے سبب جو کہ قدرتاً نسوان کی کمزوری کے ساتھ ہوتی ہے۔ کچھ اس پرچہ میں لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ اب آخر رہا نہ گیا پھر زیادہ سبب یہ بھی ہوا کہ میرا سفر جو ہندوستان کا میں نے کیا اور دینی بہنوں میرٹھ۔ انبالہ۔ چھاؤنی میرٹھ کی ملاقات سے کچھ دل میں جوش محبت ہوا۔ ان بہنوں کی تاکید سے اور نہ بھی بدر کے پرچہ ہی میں ہماری طرف خیریت نامہ یا مکتوب بصورت ملاقات ہوا کرتے ہیں لکھا کروں اس سبب سے اپنی احمدیہ بہنوں کے لئے انشاء اللہ ارادہ ہے بشرط زندگی کچھ کم و کاست لکھدیا کرونگی چونکہ مسز الکس کی طرح تو بے شک مجھ کو ہوشیاری نہیں مگر خیر ما توفیقی الا باللہ انشاء اللہ جو کہ اس باغ کے سردار ہمارے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے دارین لیکر اپنے سے اور پھر محسن یعنی خلیفۃ المسیح کے صبح کے زنانہ درس میں جو کہ میری ناکامل سمجھ کے مطابق ہوگا انشاء اللہ لکھا کرونگی اور اس طرح انشاء اللہ اپنی پردیسی بہنوں کی بھی تحریری ملاقات ہو جایا کریگی اپنی بزرگ بہن گو لیکی۔ ان کی بھی شائد خوش ہو جاویں کہ شکر ہے ہماری اتنی بڑی جماعت احمدیہ کی بہنوں میں سے ایک ممبر ساتھ کی اور بھی شامل ہوئی جس طرح کہ ہمارے مرد جان و مال عزت و آبرو سے اس سلسلہ کی ترقی کیواسطے دریغ نہیں کرتے کیا عورتوں کو اپنی سمجھ کیمطابق لکھنا اور اپنی بس کی دینی مذہبی دنیاوی اولاد کی تربیت یا علاج کے متعلق یا کسی مسئلہ کے متعلق کچھ لکھنا بھی مفید اور آسان ہو جاویگا۔ نیز ہماری ام المومنین صاحبہ بھی انشاء اللہ میری اس عرض کو ضرور پسند فرمائیں گی اور ان بھی بہنوں کو شائد اس پرچہ بدر کی معرفت ملاقات ہو جایا کریگی اس تحریک کے واسطے خصوصیت سے جوش اس لئے بھی ہوا کہ برسوں سے ایک نوجوان بہن جو ہر طرح کی خوبیاں رکھتی تھیں مثلاً مال میں جمال میں عزت میں شرافت میں ایسے امراض میں مبتلا دیکھی جو اسی کے میاں کی بدصحبتی کا نتیجہ تھا۔ مجھ کو اسکی نوعمری دخوبی اور پھر بیماریوں کا ابتلاء دیکھ کر سخت رنج ... ہوا اور شک بھی کیا کہ احمدی خاوند ان کے باعث غالباً امید ہے کہ ایسے امراض کی مصیبتوں کا سامنا کم ہوتا ہوگا اور جہاں خدانخواستہ ایسا ہو تو دعا اور تدبیر سے کام لیں۔

جہیز

آجکل ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائی اس نیک رسم کی مخالفت میں لکھ رہے ہیں جو لڑکیوں کو ان کی شادی کے وقت جہیز دیا جاتا ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بھائی ایسے تنگ دل تنگ خیال ہو گئے ہیں کہ وہ اپنی بہنوں کو ان کے جائز حقے سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں خود تو اپنے حقوق کے لئے یہ سرگرمی کہ . . . . مقابلہ کی ٹھان رکھی ہے مگر جب اپنے گھر کی بابت پیش کی جاوے تو یہ سرد مہری۔ کہ جائز حق دینے سے بھی عار ہے اور اسے بیہودہ رسم قرار دیتے ہیں۔ میرے بھائیو! میں نہایت ادب سے عرض گذار ہوں کہ کوئی رسم اپنی اصلیت میں بری نہیں اصل میں اس کے برے استعمال نے اس رسم کو برا کر دیا ہے جہیز کیا ہے کچھ سامان ہے جو والدین اپنی عزیزہ لڑکی کو دیتے ہیں تا وہ دوسرے گھر جا کر اپنی ذاتی ضرورتوں کے لئے کسی کی دست نگر نہ ہو۔ یا کم از کم اپنی خود داری کو قائم رکھ سکے یہ ٹھیک بات ہے کہ سسرال میں خواہ کیا کیا نعمتیں ملیں اور قیمتی زیور اور لباس فاخرہ دیا جاوے مگر پھر بھی اپنے ماں باپ کا دیا ایک گاڑھے کا کرتہ اور پیتل کی انگوٹھی اس سے زیادہ قیمتی معلوم ہوتی ہے یہ جہیز جو ہے میں اسے کبھی بھی احسان یا خیرات نہیں سمجھتی بلکہ یہ لڑکی کا ایک حق ہے جو ماں باپ کے ذمہ ہے جیسے لڑکے اپنے باپ کی جائداد سے حصہ لینے کے مستحق ہیں ویسے ہی لڑکیاں بھی ہیں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا حصہ مقرر کیا ہے پس اگر والدین لڑکی کو جہیز دیتے ہوئے یہ نیت کر لیا کریں تو یہ فریضہ بھی ادا ہو جائے بقول شخصے آجکل زمین کے حصے سے لڑکیوں کو محروم کر دیا گیا ہے اور میرے نزدیک یہ سخت ظلم ہے وہ بھی آخر خدا کی مخلوق ہیں اگر صرف اس وجہ سے ان کو محروم رکھا جاتا ہے کہ وہ عورت ذات ہیں تو یہ ان کا قصور نہیں پس کیوں نہ زمین کا حصہ ان کو دیا جاوے افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے نماز روزہ تو چھوڑ دیا تھا جسکی نیکی کا ثواب اور بدی کا وبال یا عقاب خود ان کی ذات پر تھا اب وہ ایک اور حق کو مار کر ایک دوسری مخلوق پر ظلم کر رہے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کو سمجھاوے ہمارے بزرگان ملت و ایڈیٹران اخبار اسلام . . . بہتیرے ہی حقوق حقوق پکارتے ہیں مگر کبھی خیال نہیں کیا کہ آخر ہمارے سر پر بھی کسی کے حقوق ہیں کیا ہم نے انکو کبھی ادا کیا یا کم از کم ادا کرنے کی فکر کی ہے۔ بس ہمارے روشن خیال بھائی ہیں تو پردہ پردہ پکارتے رہتے ہیں یا تعلیم تعلیم میں کہتی ہوں ہمیں بے پردہ کر کے آپ کو کیا ملیگا اور ہم نے کب آپ سے شکایت کی ہے کہ ہم پردے میں تنگ ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو پردہ شرعی ہے وہ نہ باہر نکلنے سے مانع ہے اور نہ کسی کی ترقی میں حارج۔ ہاں ہمارے خیالی یا رسمی پردے یہ نقصان دے سکتے ہیں۔ سو یہ کوئی اسلامی حکم نہیں اسلامی حکم تو یہی ہے کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلو اور جو نکلو تو چادر لیکر اس طرح کہ آدھا ماتھا ڈھکا رہے اور نیچے کا لب بھی کوئی زینت زیور وغیرہ ظاہر نہ ہو۔ بس۔ اب اتنے پردے سے کیا مشکل پیش آتی ہے ہاں ایک اور بات کہ آنکھیں نیچی رہیں اور یہ مردوں عورتوں دونوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ باقی رہی تعلیم سو اس تعلیم سے مراد آپ کی اگر وہ تعلیم ہے جو آجکل سکولوں میں دیجاتی ہے تو ہمنے اسے پڑھ کر کیا کرنا ہے کسی ڈاک خانہ کا کلرک تھوڑا ہی بننا ہے ہمارے لئے تو وہ تعلیم مفید ہے جسمیں امور خانہ داری کے بارے میں ترقی معلومات کی ہدایات ہوں اپنے بال بچے کی تربیت اور انکی صحت کی حفاظت کی نسبت خیالات ہوں۔ ان باتوں کی طرف کسی کا خیال نہیں ہوتا اور تعلیم تعلیم پکار رہے جاتے ہیں۔ ایسے ضروری امور سے ہمارے بھائی ایسے لاپرواہ یا غافل ہیں کہ جناب میرزا سلطان احمد صاحب ایسے قابل جیسے انشاء پرداز بھی اور فلسفیانہ مضامین سے تمام جہان کے رسالے بھر دیتے ہیں مگر اپنی بہنوں کے حقوق اور ان کی بہتری کے متعلق کبھی کچھ نہیں لکھا۔ (اگر لکھا ہو اور میری نظر سے نہ گذرا ہو تو معاف فرماویں) ہاں اصل بات جس پر قلم اٹھایا وہ رہ گئی۔ جہیز ایک ضروری شے ہے اور یہ نیک رسم ہے اس کو اٹھانا نہ چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ جہیز میں وہ سامان ہو جو ضرورت کے مطابق ہو نہ ایسے کپڑے ہوں جو پہنے نہیں جاتے نہ ایسی چیزیں جن کا کچھ بھی فائدہ نہ ہو نہ ایسی اشیاء جو سراسر نقصان رساں ہوں بلکہ ایسا سامان ہو جو بہت مدت تک کام آوے اور پھر اس کے لئے دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کبھی نہیں سنا کہ جب لڑکوں کو جائداد کا حصہ دیا جاتا ہے تو اسے صحن میں بچھا کر کوئی برہمن یا میراثی کو بلا کر اعلان کرتا ہو کہ میں یہ چیزیں انکو دیں جہیز حیثیت سے بھی بڑھ کر نہ دینا چاہیئے حق واجبی سے کم بھی نہ ہو پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ سسرال والے جہیز کی تمام نہیں تو اکثر چیزوں کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہ سخت حق تلفی ہے۔ شاید اسی واسطے زمین وغیرہ کا حصہ دینا بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب لڑکی کا مال سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ضروری بات نہیں کہ سارے مضمون سے اتفاق کر لیا جاوے۔ میں عورت ذات ناقص العقل میری رائے کہاں درست ہو سکتی ہے۔ یا درست سمجھی جا سکتی ہے۔ اُمید کہ ایڈیٹر صاحب اس پر اور دوسرے بھائی خصوصاً توجہ فرماویں گے۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی)

رُباعیات

ہرچند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے ۞ بنگلہ بھی ہے پاٹ بھی ہے صابون بھی ہے
لیکن میں یہ تجھ سے پوچھتا ہوں ہندی ۞ یورپ کا تری رگوں میں کچھ خون بھی ہے؟

وہ لطف اب ہندو مسلمان میں کہاں ۞ اغیار ان پر گذرتے ہیں خندہ زنان
جھگڑا کبھی گائے کا زبان کی کبھی بحث ۞ ہے سخت مضر یہ نسخہ گاؤ زبان

لے لے کے قلم کے لوگ بھالے نکلے ۞ ہر سمت سے بیسیوں رسالے نکلے
افسوس کہ مفلسی نے چھاپہ مارا ۞ آخر احباب کے دوالے نکلے

عاشقی کا ہو برا۔ اس نے بگاڑے سارے کام
ہم تو اے۔ بی میں رہے اغیار بی۔ اے ہو گئے
کھائی مژگاں و نظر کی جو تم بولا وہ شوخ
آپ اب تک میں بھی کھاتے ہیں۔ چھری کانٹے سے

فکر دنیا نے بھلایا سب وہ قرآن و حدیث ۞ مولوی بھی محو قانون و نظائر ہو گیا

خوب فرمایا یہ شاہ جرمنی نے بیچ ۞ وعظ ہم بھی کہتے ہیں لیکن وہاں توپ سے

بچشم خود دیکھو بلبل و پروانہ کی حالت
وہ ابتک بیچین رہا کرتی ہے اور وہ جان دیتا ہے

نکالیں پیس کر دور ڈیاں تھوڑے سے جو لانا
ہماری کیا ہے اپنے بھائی ہیں نہ مسٹر ہیں نہ مولانا

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

بیچیرت چیست از دین گشتہ ۞ بے قمیص و کوٹ و پتلون دشمن

پڑھتے نہیں نماز یہ خود رائے کیا کروں
قوم نہیں تو قوم نہیں ہائے کیا کروں (رحیم)

حضرت خلیفۃ المسیح سے تین ماہ میں قرآن مجید سیکھنا

"مولوی صدر الدین صاحب نے جو تجویز قرآن سیکھنے کی پیش کی ہے وہ بھی دو وجہ سے بہت ہی خوش کن اور دلربا ہے باقی رہا یہ سوال کہ آیا یہ پریکٹیکل ہے یا نہیں تو اس کیلئے واقعات خود بتلا دینگے ہم بوجوہ چند اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں ان اتنا کہدیتے ہیں کہ اگر خوش قسمتی سے یہ تجویز عملی رنگ اختیار کرے تو پھر یہ بزرگ ایک ترجمہ ایسے نوٹوں کیساتھ جو ان کی تحقیق اور استفاضہ از حضرت مولانا کا نتیجہ ہو ساتھ ساتھ تیار کرتے جاویں یا مختلف سوالات کو زیر نظر رکھکر مولانا ہی اپنی اردو ترجمہ پر نظر ثانی اور نوٹوں کو ترتیب دیکر لکھتے جاویں تاکہ قوم کی ایک بھاری ضرورت پوری ہو۔ اگر اس تجویز کے مطابق ہر ضلع کی جماعت میں سے ایک فہیم و ذہین عالم آگیا تو پھر مختلف مذاق کے بزرگوں کے قرآن کی طرف متوجہ ہونے سے جو عمدہ نتائج نکل سکتے ہیں وہ ایسے بیش بہا ہیں کہ دنیا کے موجودہ خزانے ان کی قدر و قیمت کے آگے ہیچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں میں ایک جذبہ دے اور کسی مشتاق معارف قرآنی و شائق کلام ربانی کی دیرینہ اور تمنا آرزو کو پیدا کرے"

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ میں سے بہت سے اصحاب دسمبر کے جلسے کی تقریب پر دارالامان میں تشریف لائے تھے انہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق جو تجاویز پیش ہوئیں اور جو تحریکات کی گئیں سنی تھیں اور باقی دوستوں نے بھی سلسلہ اخبارات میں انکو ملاحظہ کیا ہوگا اور اس کے بعد کی پے در پے تحریکوں کو سوچا ہوگا اور اس تجویز پر غور کیا ہوگا جو ابھی دنیا کے سکول کے متعلق نکلی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہوگیا ہے یہ تمام باتیں بتلاتی ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے پرجوش اصحابوں کو اس کے بانی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح مذہب اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے پھیلانے کا جوش ہے اور انہوں نے اس اخلاص بھرے ارادے کو پورا کرنے کی یہ تجویز سوچی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ دو طرح اسلام کی خدمت کرے (اول) علماء دین تیار کرے جو مختلف مقامات میں اپنی جماعتوں کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرتے رہیں اور اپنے عملی نمونوں سے اور اعلیٰ درجے کے اخلاق سے اس بابرکت تعلیم کا عملی رنگ ان میں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور علماء میں سے بعض ایسے واعظین ہوں جو دیگر مقامات اور بیرونی ممالک میں اسلام کے پھیلانے کے لئے جد و جہد کرتے رہا ہوں۔ اور (دوسرے) مدرسہ دینیات اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ایسے نوجوان پیدا کرے جن میں سچا تقویٰ ہو اور اعلیٰ درجہ کی تہذیب ہو اخلاق حمیدہ ہوں اور اسلامی جوش بھرا ہو اور اپنے تئیں بنی نوع انسان کے لئے بابرکت ثابت کریں اور ایسا عمدہ نمونہ دکھاتے رہیں کہ لوگ اس تعلیم حقہ کی طرف متوجہ ہوتے جاویں۔

ان دو امور میں سے پہلے حصہ کو بڑی وقعت دیگئی ہے اور حقیقت میں اس کو بڑی وقعت دینی چاہیئے کیونکہ جب تک ہم میں ایسے علماء نہ ہوں جو اسلام سے پوری آگاہی رکھتے ہوں اور اس کی خوبیاں بیان کرسکتے ہوں تب تک جماعت کے افراد میں سچی معرفت۔ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور اعمال صالحہ کے بجالانے کی طاقت کا پیدا ہونا مشکل ہے کیونکہ ہر فعل اور ہر عمل ایک معرفت کا نتیجہ ہوتا ہے ہم کھانا اس لئے کھاتے ہیں کہ اس سے ہماری جان کو مدد ملتی ہے۔ ہم کام کاج محنت مشقت اس لئے کرتے ہیں کہ زندگی کے لئے یہ چیزیں ازبس ضروری ہیں ورزش اس لئے کرتے ہیں کہ صحت کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ زہر سے شیر سے طاعون سے اس لئے بچتے ہیں کہ وہ ہمیں ہلاک کرنیوالے اسباب ہیں۔ علم طب اس لئے سیکھتے ہیں کہ اس کی مدد سے جسمانی قوے کی درستی قائم رکھ سکتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ ہر فعل و عمل کیلئے سچی معرفت کی ضرورت ہے جتنی معرفت باریک ہوگی اتنی ہی عمل میں اخلاص اور لذت ہوگی جب دنیاوی کام کاج اور ترقی کے لئے علوم ضروری ہیں تو روح کی صحت اور اس کی ترقی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور لقاء کے لئے روحانی علوم نہایت ہی ضروری ٹھہرتے ہیں روحانی طب قرآن کریم ہے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور و رحمۃ جب تک اس کتاب کا صحیح علم ہمیں میسر نہ ہو۔ جب تک ہم اس کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان پر اطلاع نہ حاصل کریں جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فلاں افعال سے خوش ہوتا اور فلاں افعال سے ناراض ہوتا ہے جب اس کی رضامندی کی راہوں کا پتہ ہی نہ لگے تو ہم اسکو کس طرح خوش کرسکتے ہیں آپ جب دیکھتے ہوں گے کہ سلسلے کے اخباروں میں جماعت سیالکوٹ کی بڑی تعریف ہوتی ہے وہ قریباً ہر نیک کام میں سابقوں میں سے ہوتے ہیں اور بہت سی مفید تجاویز کے موجد ہوتے ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح سے سبقت لیجانے کے متعلق سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں تو کیا آپنے اس راز کے معلوم کرنے کی بھی کوشش کی ہے ان کی ترقی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ اس جماعت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے باشوکت انسان کو پیدا کر رکھا تھا۔ جو قرآن کریم کا سچا عاشق تھا۔ اور اس کی دلربا خوبیوں پر آگاہی رکھتا تھا اتنی اور اپنی جادو تاثیر زبردست دلوں کو ہلا دینے والی تقریروں سے قلوب پر قبضہ کرلیا تھا انہوں نے قریباً سات سال تک قرآن کریم کا درس کیا اور سات سال کے عرصہ میں ایک دن بھی ایسا نہ دیکھا جبکہ تمام سامعین یک زبان ہوکر اس بات کا اعتراف نہ کرتے کہ کل کی نسبت آج زیادہ حظ اور لطف اٹھایا ہے۔ مخدومی سیدی حضرت مولانا مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرجوش مقدس انسان نے ایک جماعت تیار کی جو امور نبوت کی واقفیت رکھتی ہے۔ ان کے وصال پر اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کی مدد کے لئے مخدومی سیدی حضرت سید حامد شاہ صاحب کے پاک دل میں اس جماعت کی ہمدردی کا جوش ڈالا اور آپنے قرآن کریم کا درس جاری رکھا جس کا اثر آپ اس جماعت کی کارگذاری میں دیکھتے ہیں۔ غرض یہ ہے۔ قرآن کریم کا سچا علم ازبس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس کتاب حمید کے سکھانے کے لئے اس نے ہمیں ایک نہایت ہی مقدس متبحر انسان دے رکھا ہے اور ہم پر واجب ہے کہ اس متبحر انسان یعنی مخدومی سیدی حضرت خلیفۃ المسیح سے استفاضہ کریں۔ اس کے لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ ہماری جماعت کے وہ دوست جو قرآن کریم سیکھنا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں جمع ہوں اور پانچ رکوع ہر روز حضرت خلیفۃ المسیح سے پڑھیں اس حساب سے تین دن میں ایک پارہ ختم ہوجاتا ہے اور ایک مہینہ میں دس پارے اور تین ماہ میں قرآن کریم ختم ہوسکتا ہے اور اگر بیس پچیس دوست جمع ہوگئے اور انہوں نے محنت کی تو تین ماہ کی محنت سے علماء بن سکیں گے ان اصحاب کو ایک کمرہ دیا جاویگا اور اس میں جتنی تفاسیر مہیا ہوسکیں رکھی جائیں گی۔ ان اصحاب میں سے ہر ایک شخص ایک تفسیر میں سے پانچ رکوع روز مطالعہ کریں۔ تین چار گھنٹے کے مطالعہ اور تفکر کے بعد ایک دو گھنٹہ مذاکرہ کریں اور ایک دوسرے کے مطالعہ سے استفادہ کریں اور ایک دوسرے کے خیالات سے فائدہ اٹھائیں اور تفسیری نکات حاصل کریں اور جو باتیں حل نہ ہوں انکو نوٹ کریں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوکر ان مشکلات کو حل کرلیں۔

میں نے اس تجویز کو دسمبر کے جلسے میں بیان کیا تھا بہت سے دوستوں نے قرآن کریم سیکھنے کی خواہش ظاہر کی

تھی۔ علاوہ ازین جماعت کے کئی ایک علماء سے ذکر آیا ہے وہ خوشی سے اس مین شریک ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہین مین جماعت کے تمام دوستون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ آپ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ دین۔ سردست کم از کم نی شہر ایک عالم تیار کرنے کی کوشش کریں اور ایک بزرگ کو دارالامان مین تین ماہ کے لئے بھیجدین جو واپس جاکر ان کو مالامال کر دے۔

انشاء اللہ میں ۲۰۔ اپریل تک دارالامان مین پہونچ جاؤنگا اور یہ کام ۲۵۔ اپریل سے شروع ہوگا انشاء اللہ۔ اور اگر اتنی جلدی نہ آسکین۔ تو کم از کم یکم مئی کو پہونچ جاوین جو دوست اس کام مین شریک ہونا چاہتے ہین وہ مہربانی کرکے مجھے اطلاع دین۔ والسلام۔

خاکسار صدر الدین۔ ٹریننگ کالج لاہور

احمدی اور مسیحی

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

بمقام کلب تعلقہ شورا پور جناب

پادری گولڈ اسمتھ صاحب بشپ دکن حیدر آباد کی طرف سے ایک اشتہار اس مضمون کا تقسیم ہوا کہ آج کے روز ۴ بجے دن کے جناب پادری بلی۔ آر گوری صاحب گناہ کی حقیقت پر لکچر دینگے اس خاکسار عبد اللہ احمدی سکنہ تیاپور کے نام بھی پادریصاحب کی جانب سے ایک رقعہ حاضر مجلس ہونے کے لئے آیا۔ یہ خادم مسیح شریک جلسہ ہوا۔ بعد ختم لکچر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب سے یہ عرض کیا کہ اس وقت مجھ کو بھی گناہ کی حقیقت پر کچھ بیان کرنے کی اجازت ہے؟ اور یہ بھی کہا کہ مین کسی مذہب پر اشارۃً کنایۃً ہرگز حملہ نہ کرونگا۔ بلکہ میرا بیان پادریصاحب کا تائید میں ہوگا۔ یہ سُن کر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب کرسی پر سے اوٹھ کر اور پادری نانیا صاحب سے ملکر انگریزی مین کچھ گفتگو کی اور خاکسار کے استفسار کا کچھ جواب نہ دیا کہا صبح کو ہم تمہاری مسجد مین حاضر ہوتے ہین۔ میں نے کہا بہت خوب صبح انشاء اللہ آپکی انتظاری رہیگی۔

۲۲۔ فروری ۱۹۰۹ء ۷ بجے صبح جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب و جناب پادری گوری صاحب مسجد کو تشریف لائے اور نجات و نجات کے اصول پر بحث چھیڑ دی اور کہا کہ آپ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) صاحب اور ہمارے یسوع مسیح کی زندگی کا مقابلہ کرلین کون افضل ہے کہ ظاہر ہوگا۔

خادم مسیح۔ مامورانِ الٰہی کے مقابلہ مین پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اونھون نے جس کام کے لئے مامور ہوئے ہین اوسکو کس طرح انجام دیا اور کیا کامیابی حاصل کی اور اسکی ہمت و شجاعت و سخاوت اور ہمدردی اقتدار پانے کے بعد اپنے مجرمون کو معاف کرنا اور خدا کے وعدون پر بھروسہ رکھنا اور اُن کے مُریدون مین قدسی طاقت وغیرہ کا پیدا ہونا مقابلہ کرین بہتر ہے کہ اس سے قبل تعلیم ہی کا مقابلہ کرلین۔ تعلیم مین بھی عبادت کی تعلیم لینا ضروری ہے۔ عبادت کی تعلیم مین طریق دعا سب سے اعلیٰ و انسب ہے، چونکہ سب عبادتون کا مغز دعا ہی ہے پادری صاحب نے اسبات کو قبول کیا۔ اس خادم مسیح نے انجیلی دعا کا سورہ فاتحہ سے مقابلہ کرکے ہر دو دعاؤن کا فرق بتلادیا۔ پھر مسٹر پادری صاحب نے انجیلی دعا پر جتنے اعتراض تھے ان کے اٹھانے کی کوشش کی مگر جون جون ہاتھ پیر مارتے گئے تون تون اعتراضون اور بھی پڑتے گئے۔

جناب پادریصاحب گولڈ اسمتھ۔ جیسے آپ کی دُعا مین الحمد للہ موجود ہے۔ ایسے ہی ہمارے انجیل مین ایک جگہ سب تعریف اسی کے لئے ہونے کا ذکر ہے اسمین جھگڑتے جاوین تو بہت طول ہوتا ہے اور وقت پہلے ہی بہت ہوگیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ خدا سے ہدایت کی دعا مانگین خاکسار نے کہا۔ اھدنا الصراط المستقیم ہماری دعا مین موجود ہے ہم رات دن یہی دعا نمازوں مین مانگتے ہین۔ مگر انجیلی دعا میں ہدایت کا ذکر تک نہین ہے اوس کے بعد خاکسار نے سورہ فاتحہ پڑہی۔ حاضرین مجلس نے آمین کہی۔ چلتے وقت جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب نے خادم مسیح سے کہا کہ آج کے روز کفارہ پر لیکچر دیا جاویگا۔ آپ ضرور تشریف لائیو

خادم مسیح۔ کل کے روز خاکسار کو بیان کرنے کی اجازۃ نہین ملی اگر ممکن نہ تھا تو جواب ہی دیا ہوتا جواب سے محروم رکھا کیا یہ انصاف ہے۔

پادری گوری صاحب! اگر آپ مجھ سے دریافت کرتے تو مین آپ کو بیان کرنے کا موقع دیتا آج آپکو ہم موقعہ دینگے۔

چار بجے خاکسار شریک جلسہ ہوا۔ میر مجلس جناب ڈاکٹر سکندن لال صاحب قرار پائے۔ پادریصاحب نے یسوع مسیح کے کفارہ پر لکچر دیتے ہوئے (خدا کی رحیمیت) و توبہ سے نجات ملنے پر ہنسی کے ساتھ حملہ کرتے ہوئے کہا کہ گناہ پنسل کا لکھا ہوا ہے اور توبہ بجائے ربڑ کے ہے ادہر گناہ کیا ادہر گھس دیا۔ جو بات عقل و تجربہ و قانون قدرت و تواریخ کے خلاف ہو ہم اس کو نہین مانتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لکچر ختم ہونے پر اس عاجز نے پادریون سے عرض کیا۔ کہ عاجز کو بھی کچھ کہنے کی اجازت ہے تو پادریصاحب گولڈ اسمتھ صاحب نے میر مجلس صاحب سے بیان کیا۔ تو جناب میر مجلس ڈاکٹر سکندن لال صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ مولویصاحب وقت بہت ہو گیا ہے۔ پادری صاحب گوری نے کہا اگر آپ کو کچھ اعتراض ہے تو چند منٹ دئے جاتے ہین۔ اعتراض کیجے خاکسار نے کہا۔ کہ مین اعتراض کرنا نہین چاہتا ہون کسی کے مذہب پر اعتراض کرنا ہی حملہ کرنا ہے۔ مین فقط مذہب اسلام کی خوبیان بیان کرونگا اور بس۔ وہ فرمائے ایسا بیان کرنے کی اجازت نہین دیجاتی ہے۔ یہ عاجز حاضرین مجلس کو یہ کہکر کہ کل کے روز چار بجے مکہ مسجد تیاپور مین گناہ سے بچنے پر لکچر ہوگا۔ سامعین شامل جلسہ ہون چل دیا۔ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے بوقت تہجد مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ پادری گولڈ اسمتھ صاحب اسلام کو سچا مذہب یقین کرتے ہین اور مسیح کے کفارہ پر ان کا یقین نہین ہے۔

۲۳۔ فروری ۱۹۰۹ء علے الصباح یہ عاجز اور محمد عمر صاحب اور جناب مولوی عبد القادر صاحب برادر قاضی شاہ پور دونون صاحبان جناب پادریصاحب کے مکان پر پہونچے۔ مسٹر پادری گوری صاحب و پادری نانیا صاحب بھی موجود تھے اس خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت اپنے ہاتھ سے کاغذ پر مضمون ذیل لکھ کر جناب پادریصاحب کی خدمت مین پیش کیا۔

مین عبد اللہ ابن امام الدین احمدی سکنہ تیاپور ہون اور یہ عقیدہ رکھتا ہون کہ ۔۔ حضرت عیسٰی ابن مریم علیہ السلام صلیب پر ہرگز نہین مرے بلکہ زندہ اترے۔ مین اسکا ثبوت انجیل توریت وغیرہ سے دینے کے لئے موجود ہون اگر مین اس عقیدہ کے خلاف کچھ اور عقیدہ دل مین رکھکر اس کو چھپاتا ہون تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ اے ہمارے وحدہٗ لاشریک خدا توہی اس بارہ مین کہ حق کیا ہے؟ فیصلہ کردے۔ آمین ثم آمین۔

جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب سے یہ عرض ہے کہ وہ بھی اس کے مقابل مین اپنے دست قلم سے اپنا دلی عقیدہ لکھ کر جناب پادری گوری صاحب و پادری نانیا صاحب کے دستخط کے ساتھ یہ کاغذ اس عاجز کو عنائت کرین تو عنائت و مہربانی ہے ورنہ زبردستی نہین۔ مین نے اس کو نیک نیتی سے لکھا ہے۔ تاحق خدا کی جناب سے فیصلہ ہو۔ فقط۔ العبد عبد اللہ احمدی

پادری گولڈسمتھ صاحب کہتے ہین۔ کہ اچھا یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ذکر انجیل مین کہان ہے تبلادیجیو

خادم مسیح اگر آپ حق کا ظاہر ہونا چاہتے ہین۔ تو جلسہ کرو۔ اور جلسہ مین طرفین سے ایک ایک صاحب منصف مقرر ہون آپ اور مین اپنے اپنے دلایل پیش کرینگے اسکے بعد جو کچھ کہ نتیجہ ہے وہ ظاہر ہوگا؟

پادری صاحب ۔ہم جلسہ نہین کرین گے اور نہ کسی کو منصف قرار دینگے اگر آپ کو تبلانا ہو تو اسی وقت اپنو دلایل تبلادیجیو پھر بائبل میز پر موجود ہے لیجیے۔

خادم مسیح آپ اپنا دلی عقیدہ لکھہ دیجیئے۔ اسکے بعد اسوقت ثبوت دیا جائیگا۔ مگر اس ثبوت سے جیسا نتیجہ نکلا چاہئے ویسا نہین نکلیگا۔ کیونکہ آپ فرمادین گے کہ میرے دلایل مضبوط ہین اور مین کہون گا کہ میرے دلایل مضبوط ہین اگر دو صاحب منصف ہون تو بہت احسن ہے میری خیال مین ڈاکٹر سکندر لعل صاحب اور منصف صاحب عدالت دیوانی ان حضرات کو منصف گردانیے ان کے روبرو فریقین کے دلائل پیش ہون تو بہت خوب ہے۔

پادری گوری صاحب پہلے آپ لکھہ دیجیئے کہ یہی انجیل اور توریت جو اسوقت میز پر موجود ہے اس پر میرا ایمان ہے اور مین انکو وہی کتابین یقین کرتا ہون کہ جو نزول کے وقت تہیں۔

خادم مسیح میرا ایمان ہے کہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے انجیل و توریت ضرور نازل ہوئے ہین اور اب آپکا یہ سوال کہ بعینہ وہی کتابین ہیں یا نہیں ۔ مین کہتا ہون کہ خدا کے کلام مین اختلاف نہین ہوتا۔ جس بات کو آپ انجیل سے ثابت کرنا چاہتے ہین اسی انجیل سے اسکے خلاف مین حضرت عیسیٰ کا صلیب پر فوت نہ ہونا ثابت کرنیکے لیے طیار موجود ہون ہان آپ اگر ایک جلسہ کرکے میرے دلایل کو توڑکر اختلاف کو اٹھادینگے اسوقت مین سوال کے جواب دینے پر مجبور ہونگا۔

پادری گوری صاحب ۔ یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت انجیل سے پیش کیجیے۔ اسی وقت اسکا اختلاف اٹھا دیا جاویگا جلسوں کی ضرورت نہین اور نہ منصفون کی ضرورت ہے۔

خادم مسیح بہت خوب جناب پادری گولڈسمتھ اور آپ اتنا ہی لکھہ دیجیو کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر مرے اور پھر زندہ ہوئے یہی ہمارا دلی عقیدہ ہے اور پھر یہ عاجز اسی وقت مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت پیش کرتا ہو۔

پادری نانیا صاحب ایک انگریزی کتاب مین سے پڑھکر ترجمہ کرکے سنایا کہ عیسایئو نکا یہی عقیدہ ہے یسوع مسیح صلیب پر مرے اور ہمارے گناہونکا کفارہ ہوئے پھر زندہ ہوکر آسمان پر چڑھ گئے اسی کتاب پر دستخط کردیتے ہین آپ لیجائیے!

خادم مسیح ۔ مین عام عیسایئون کا عقیدہ دریافت نہین کرتا نہ انگریزی دان ہون اسی کا ترجمہ اُردو مین لکھدیجیو اور خدا کو حاضر و ناظر جان کے اسپر پادری صاحب گولڈسمتھ اپنا بھی یہی عقیدہ ہونا ظاہر کرکے دستخط کردیوین اور آپ صاحبون کے بھی اسپر دستخط ہون۔ مین بشپ صاحب کے دلی عقیدہ سے آگاہ ہونا چاہتا ہون۔

پادری گولڈسمتھ ۔ میرے دستخط کی کیا ضرورت ہے ہمارا ایمان انجیل پر ہے یعنی ہمارے دستخط ہے پہلے آپ مسیح کے صلیب پر فوت نہ ہونیکی دلیل پیش کرو۔

خادم مسیح اچھا جناب آپنے کل اپنی لیکچر مین گوشت کھانے اور خون نہ کھانیکے اعتراض کے جواب مین جو آیت بیان کی ہے اسکو نکال دیجیے اسپر پادری صاحبنے کتاب احبار باب ۱۷ آیت ۱۱ ساولہ ۔ نکال کر پیش کیا اوسمین یہ فقرہ موجود تہے۔

کیونکہ بدن کی حیات لہو مین ہے جو شخص شکار کرے اسکا لہو بہادے کیونکہ یہ ہر ایک بدن کی جان ہے اسکا لہو جان کی جگہ ہے اسلیے مینے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ گوشت کا لہو مت کہاؤ ہر جسم کی زندگی اسکا لہو ہے جو کوئی اسے کہاوے کٹ جائیگا۔

جناب پادری صاحب ۔ ملاحظ فرمایئے اور غور انصاف کیجیے جب یسوع مسیح علیہ السلام کے صلیب سے اتارنے کے بعد سپاہی نے پسلی سے لہو نکلا دیکھو یوحنا ۱۹ باب اس سے ثابت ہوا کہ یسوع مسیح نہیں مرے اور زندہ اتر گئے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت چاہیے یہ سنکر پادری صاحب نے فرمایا مین اس تقریر کو ابھی نہین سمجھا اس پر کر جناب مولوی عبد القادر صاحب قاضی نے کہا کہ آپ لہو کو توریت کے مطابق عین جان یقین کرتے ہین پادری صاحب نے کہا ہان توریت پر ہمارا ایمان ہے اور ہم یقین کرین۔

بیشک لہو عین جان ہے تو جب عیسیٰ کے جسم کو صلیب دینے کے بعد بھی خون نکلا تو ثابت ہوا کہ عیسیٰ مین جان موجود تھی

پادری نانیا صاحب آہا آپ کی یہی غلطی ہے۔ کہ یہ خون نکلنے کا ذکر صلیب پر مرنے کے پہلے کا ہے جب انجیل کھولکر دیکھی گئی تو وہان یہ واقعہ جان دینے کے بعد کا نکلا یہ دیکھکر پادری صاحب خود ہی خاموش ہوگئے اور جواب نہ دیا۔

پادری گولڈسمتھ صاحب انجیل مین لہو اور پانی کا نکلنا لکہا ہے مینو کہا کہ لہو اور پانی نکلنے کے یہی معنے ہین کہ لہو پر کر نکلا۔ اب فرمایئے کہ آپکا دلی عقیدہ کیا ہے تحریر فرماکر دستخط کر دیجیے۔

پادری گولڈسمتھ صاحب ہمارا عقیدہ جو کچھ ہے لکھنے کی ضرورت نہین

خادم مسیح اگر لکھہ نہین دیتے ہو تو زبردستی نہین صرف اتنا کیجیے کہ مین اسوقت دعا کرتا ہون کہ اے ہمارے وحدہٗ لاشریک خدا فریقین سے جو لوگ دلین عقیدہ کچھ کہتے ہین اور زبان سے کچھ کہتے ہین اسکا فیصلہ تیرے دربار مین ہے اس پر سب حاضرین آمین کہین۔

پادری گوری صاحب غصہ مین آکر نہ ہم آپکو لکھدیتے ہین نہ آپکے دعا کرنے پر آمین کہتے ہین۔ آپکے پیغمبر صاحبنے تو گیارہ بیبیان کیں ایسا اور ویسا وغیرہ بیجا تہمت و طعن سید الطاہرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر کرکے ہمارا دل دکھانے لگے۔

خادم مسیح اگر خوشی سے لکہدیتے ہین تو پادری صاحب اپنا عقیدہ لکہدین نہین تو کوئی زور بھی نہیں آپکو خلاف تہذیب کلام زبان سے نکالنا اصل بحث کو چھوڑکر اور طرف نہ جانا چاہیے ہان آپ صاحبان ہماری دعا پر آمین کہین یا نہ کہین اختیار ہے اللہ جل جلالہ دلونکے عقیدونکو جانتا ہے مولوی عبد القادر صاحب دتا فتح عمر صاحب سے مخاطب ہوکر کہا مین دعا کرتا ہون آپ دونون صاحب آمین کہین۔

دُعا

اے ہمارے حاضر و ناظر خدا تو دانا بینا ہے آج کے روز پادری صاحب پر ہر پہلو سے اتمام حجت کردیگئی اسوقت جو صاحب حق کو چھپاتے ہین انکا فیصلہ تیرے دربار مین ہے حق کیا ہے تو ہی ظاہر کردے آمین ثم آمین انشاء اللہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے عنقریب مین اسکا فیصلہ ہوجائیگا کہ فریقین مین سے کون حق پر ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نقل تجویز ایڈیشن ارسال خدمت ہے۔ شایع کرکے مشکور فرماوین۔ نقل روئداد اجلاس چیف انجمن احمدیہ ہندوستان مجلس معتمدین مین پیش ہوئی جس پر قرار پایا کہ ایک انجمن انجمنہا احمدیہ ہندوستان کے تجویز کرنے مین کوئی حرج نہین لیکن تبلیغ و اشتراک کے لئے یہ ضروری ہے کہ مجوزہ سالانہ جلسہ ہندوستان کے کسی مقام مین ہو قادیان مین نیا جلسہ کرنے سے کوئی فائدہ نہین اور ایام جلسہ مین اتنا وقت بھی نہین ہوتا اس انجمن کا نام انجمن احمدیہ ممالک متحدہ رکھا جا سکتا ہے اور صدر انجمن کے ماتحت براہ راست اس انجمن کا سکرٹری خط و کتابت کرے گا جو قادیان مین کسی سفر کی ضرورت نہین بلکہ اسکی بجائے ایک جنرل سیکرٹری اس انجمن کا تجویز کیا جاوے اور ایک مقام مناسب جگہ پر رکہا جاوے اس انجمن کے سالانہ جلسے مختلف مقامات مین حسب تجویز انجمن ہوتے ہین اور ان مین شامل ہونے کے لیے صدر انجمن اور بزرگون کو بھی بھیج سکتی ہے۔ والسلام۔ محمد علی سیکرٹری۔ ۲۳ مارچ ۱۹۱۰ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مہربانی فرماکر ذیل کا اعلان اخبار مین شایع فرماکر مشکور فرمادین۔

اعلان

خدا کا شکر ہے کہ کلکتہ مین بھی احمدی احباب نے باقاعدہ انجمن احمدیہ قایم کی ہے جس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہین اسواسطے خاص کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کے احمدی احباب کی خدمتمین التماس ہے کہ وہ حافظ محمد امین وغلام نبی احمدی مکان لوئر چیت پور روڈ کلکتہ کے مکان پر تشریف لیجاکر شامل جلسہ ہوا کرین اور جلسہ کی کاروائی سے دلچسپی لیا کرین امید ہے کہ حافظ صاحب موصوف احمدی احباب سے آگاہ ہوکر انکو تاریخ انعقاد جلسہ سے اطلاع دیا کرین تا تمام احباب کی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق ہو اور احباب کا باہمی تعلق محبت ترقی کرے

والسلام سیکرٹری صدر انجمن۔

نامہ صادق

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الی المکرم استادی المعظم حضرت خلیفۃ المسیح المہدی۔ السلام علیکم وعلی من لدیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کا غلام ضلع امرتسر کا دورہ ختم کرکے واپس ریاست کپورتہلہ ہوگیا ہے ضلع امرتسر مین عاجز ۱۴ جگہ گیا ۱۹ وعظ کئے ۱۳ نئے سلسلہ حقہ مین داخل ہوئے جنکی درخواستین برائے قبولیت حضور کی خدمت مین بھیجی گئین۔ ۲ انجمنین نئی قایم ہوئین بدر کے واسطے ۱۴ نئے خریدار ملے۔

شہرون کی نسبت گاؤن کے لوگ غریب بہت جلد توجہ کرتے ہین محبت سے کلام سنتے ہین اکثر دین سے بہت ناواقف ہین اور واعظین کے از حد محتاج ہین

متفرقات

انجمن احمدیہ فیروزپور یہان کے احباب اپنی انجمن کے ماہواری جلسے نہایت اہتمام سے کرتے ہین ہمارے پاس ۱۲۔ فروری کے جلسہ کی رپورٹ پہنچی ہے جسمین عہدہ دارونکا انتخاب درج ہے (۲) لائبریری کے قایم کرنیکی تجویز۔ (۳) دو لاکہہ کے چندہ مین ... حصہ لینے کے لئے احباب نے اپنی طرف سے چہہ سو سات روپے دینے کا وعدہ کیا جس مین بابو نصیر احمد شیخ احمد اللہ صاحبان کے ... پچاس پچاس روپے ہین شیخ امیر الدین کے للعہ باقی بہائیون کے تیس تیس یا اس سے اور عہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمتون مین برکت دے (۴) نماز جمعہ کا انتظام (۵) شاخ دینیات مین بچے بہیجنے اور اسکی مالی امداد کی تحریک۔ (۶) مدرسہ کی عمارت کے لیئے چندہ دینے والونکو بقایا صاف کرنیکی طرف توجہ دلائی جاوے (۷) اسلام پر ایک لیکچر جو انشاء اللہ کبھی آیندہ اشاعت مین درج ہوسکے گا اس سے زیادہ مین رپورٹ کے اندراج کے لیئے جگہ نہین نکال سکتا اور نہ میرے نزدیک اسکی ضرورت ہے۔

ملتان والو! توبوا الی بارئکم جمیعاً برادرم فخر الدین اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ملتان ایسا پر رونق شہر جو بہت سے بزرگون کے مزارونکی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ اسبات مین مشہور تھا۔ کہ یہان طاعون نہین آئیگا طاعون مین ماخوذ ہے تقریباً شہر خالی ہوچکا ہے پھر بھی اموات کی اوسط تین سو روزانہ ہے ہمارے ایک احمدی بھائی بھی اسمین شہید ہوئے ہین۔ احباب نے اسکی تجہیز و تکفین حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق کی جو آپنے ایسے شہدا کے متعلق نافذ فرمایا تہا۔ اس اخلاقی جرأت پر امیر المومنین نے بھی اظہار پسندیدگی فرمایا اللہ تعالےٰ سب بہائیونکو اپنے حفظ و امن مین رکھے۔

زمیندارونکی کانفرنس مکرم منشی سراج الدین صاحب عہدہ اسسٹنٹ سیکرٹری کی پنشن کے ساتھ ہی اپنے سر مین یہ سودا لائے تھے کہ زمیندارونکی حالت بہت قابل رحم ہے پس حتی الوسع انکی بہتری کی تجاویز و بہبودی کی تدابیر بقیہ زندگی کا خوشنو ہوگا چنانچہ آپنے ایک اخبار زمیندار جاری کیا اس مین باوجود اسکے جیسی کچھہ دلچسپی لی اور زمیندار بھائیون نے جو کچھہ امداد کی وہ ظاہر ہے تاہم مسلسل ناکامیون نے اس جوانمرد پیر دانا کو جسکے پہلو مین دل اور دل مین درد اور درد مین قومی احساس ہے مایوس نہین کیا۔ بلکہ وہ آگے سے بھی بڑھکر اپنے کام مین مشغول ہے اب آپنے ایک کانفرنس منعقد کی ہے جسکا دوسرا اجلاس کریم آباد متصل وزیر آباد مین ۲۴-۲۵ اپریل کو ہوگا۔ اس مین اخلاقی۔ تمدنی تعلیمی۔ زراعتی اصلاح کے متعلق بحث ہوگی چونکہ ہمکو بھی زمیندارونکو مدعو کیا گیا ہے اسلیئے میرے نزدیک بہت بہتر ہے اگر ہمارے احمدی بھائی بھی اسمین شریک ہون مجھے امید ہے میرے دوست منشی صاحب احمدیون کے جذبات اور ضروریات کا لحاظ رکھینگے جو لوگ جانا چاہتے ہیں، وہ اپنے تشریف بری سے تین روز پہلے اطلاع دین تا انتظام مین سہولت ہو۔

ہندوستان کی مردم شماری

۱۹۱۱ء مین ہند کی مردم شماری ہوگی اسلیئے ابتدائی انتظامات ابھی سے شروع کر دیئے گئے ہین۔ مین اپنی تمام احمدی قوم کو اس موقع پر متنبہ کرتا ہون کہ وہ اپنے متعلق کافی انتظام فرمائین کوئی گاؤن ایسا نہ رہجائے جہان کے احمدی اپنے نام معہ بال بچون کے نہ لکہائین اس سے پہلی مردم شماری مین کچھہ ہمارے بھائیون نے تساہل کیا اور کچھہ فارم پر کرنیوالون کی مہربانی ہوئی اور بعض کو عام ہام کے احکام کی اطلاع نہ ہوئی اسلیئے تمام نام درج نہ ہوسکے اس دفعہ مین یقین کرتا ہون کہ صدر انجمن احمدیہ اس بارے مین کافی انتظام کریگی یہ بھی اخبار مین پڑھا ہے کہ مذاہب صرف آٹھ نوٹ لکھے گئے ہین یعنی سکھ۔ زرتشتی مسلمان ہندو۔ عیسائی یہودی۔ مگر اس سے یہ مراد ہوگی کہ ہر مسلمان کو اس فرقہ کے لکہانے مین دقت پیش آئے جس کے ساتھ اسے تعلق ہے۔

بقایا دارونکیلیئے۔ جن صاحبونکے ذمے ۱۹۰۹ء کا بقایا ہے...

انتخاب الجرائد

امریکہ میں مسلمان۔ سلطنت عثمانیہ سے تقریباً ۹۰ ہزار مسلمان ترک وطن کرکے امریکہ پہونچے ہیں۔ ترکی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے برازیل میں دو ترکی قنصل ہیں۔ جنوبی امریکہ کی ریاست ارجنٹائن میں (۲۰۰۰۷) مسلمان ہیں۔ یوروگوئے۔ پیراگوئے اور چلی میں ان کی تعداد ۱۹ ہزار رہے۔ ارجنٹائن سے عربی کے ۵۔ اخبار نکلتے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ الزمان۔ السلام۔ الصدیق۔ الرموز۔ الحقائق۔ برازیل میں (۱۰۰۶۰۰) مسلمان ہیں۔ یہاں سے بھی عربی کے کئی اخبار جاری ہوتے ہیں۔ مثلاً ابوالہول المنظر۔ العدل۔ المنارد۔ النفضر۔ الصواب۔ امریکہ کے بعض دیگر حصص کے مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔ چلی ۵۰ ایکوڈور ۳ یوروگوئے ۵۰۰ پیرو ۵۰۰ برٹش گائنا ۲۱۳۰۰ ہنڈوراس ۱۲۰ انٹیلیز ۵۰۵۳ جمائکا ۳ ہزار ٹینیڈاڈو ٹیلیند ۵۸ جزائر شارلوٹی ۱۰۵۰۰۔ گوار ڈیلوپ ۳۰۰ مارٹینک ۲ ہزار فرنچ گائنا ۱۵۷۰ ایکوئیڈور ۲۰ پنامہ ۲۰۰ میکسیکو ۵۰۰ نوآبادیہائے ڈچ ۳۵۰۰ جنوبی امریکہ اور وسط امریکہ میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۱۶ لاکھ کے قریب ہے۔

میں مسمی کریم بخش پیش خدمت حضور سراج الملۃ والدین حال وارد ملتان۔ کابل سے دو ہی روز ہوئے کہ ملتان اپنے وطن میں رخصت لے کر آیا ہوں اور متعلق اس خبر کے پوری صحیح واقفیت رکھتا ہوں۔ اصلی ماجرا یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الغنی جو کہ پہلے ایک معمولی حالت کا آدمی تھا۔ لیکن امیر صاحب نے اسکو رفتہ رفتہ بڑے اقتدار پر پہنچا دیا۔ تین ہزار روپیہ کلدار تو اسکی بمعہ اسکے دو بھائیوں کے تنخواہ تھی اب مدارس کی پروفیسری پر تعینات تھے۔ اور شہر کی مجسٹریٹی بھی تھی اور بہت ہی معتمد علیہ تھے۔ ڈاکٹر عبد الغنی نے اسکول میں خفیہ ایک پارٹی تیار کر رکھی تھی۔ اور ہمیشہ سلطنت کے برخلاف منصوبے باندھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے یہ رائے پاس کی کہ اول ایک درخواست واسطے پارلیمنٹ کے دی جاوے۔ اگر پارلیمنٹ مقرر ہوئی تو بہتر ورنہ امیر صاحب کو شہید کر دیا جاوے۔ چنانچہ انہوں نے ایک درخواست دی کہ پارلیمنٹ مقرر فرمائی جاوے جس کا امیر صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ پس انہوں نے خفیہ بندوبست کیا کہ امیر صاحب کو شہید کیا جاوے اور خود کابل کے بادشاہ بن بیٹھیں۔ اور اس مدعا کے پورا کرنے کے لئے قریباً دو ہزار آدمی اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور پانچ غلام بچوں کو اس کام پر تعینات کیا کہ وہ موقع پاکر امیر صاحب کو شہید کریں اور جسکو اپنے ساتھ ملاتے اس سے قرآن شریف پر مہر کرواتے کہ وہ اس راز کو افشا نہ کرے۔ لیکن اس گروہ میں سے دو آدمیوں نے جو سلطنت کے حقیقتاً خیر خواہ تھے۔ اور مصلحتاً ان مفسدہ پرداز لوگوں کے ساتھ بھی ملے ہوئے تھے جب دیکھا کہ معاملہ قریب ہے تو انہوں نے امیر صاحب کی خدمت میں بذریعہ عریضہ اس سارے مفسدہ کی قلعی کھولدی۔ امیر صاحب ادام اللہ ملکہ نے بڑی غور اور تامل اور خفیہ تحقیقات کے بعد مفسدہ پردازوں کو گرفتار کر لیا۔ اور وہ قرآن شریف بھی تلاشی میں مل گیا۔ جس پر مفسدہ پردازوں کی مہریں ثبت تھیں۔ اب دیکھیئے نمک حراموں کی کیا گت بنتی ہے اور افواہ مشتہرہ اخبارات سراسر لغو اور غلط ہے۔ بلکہ آغا محمد عمر خان اور ان کی والدہ مکرمہ جیسا خیر خواہ اور جان نثار تو امیر صاحب کا کوئی بھی نہیں ہے۔ معلوم نہیں ہے۔ کہ ایسی غلط اور مضر افواہیں کہاں سے نکلتی ہیں۔ زیادہ افسوس اس بات پر ہے۔ کہ ہمارے ہندوستان کے آدمیوں نے ایسی نمک حرامی کی ہے کہ جس کے لئے ہم سب ہندوستان کے لوگ شرمسار ہیں۔ اور اب باقیوں کے لئے بھی آئندہ کو بے اعتباری ہوگئی۔ ع

چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

(کریم بخش) منقول از پیسہ اخبار

بوشہر۔ کا تار مظہر ہے کہ بندر عباس میں تمام محکمہ جات انتظامی ومالی ڈاک و چنگی خانہ وغیرہ حامیان مشروطیت کے ہاتھ آگئے۔

فوج ایران۔ اخبار نوو ریمیا لکھتا ہے کہ ایران کی شاہی فوج نے جسکی تعداد ۵۰۰ تھی۔ اوس دیہات پر جن میں روسی لوگ آباد تھے ناگہانی حملہ کیا اور تمام کو آگ لگا کر برباد کر دیا۔ بچوں عورتوں تک کو نشانۂ توپ و بندوق کیا گیا اب کوئی شک نہیں ہے کہ وہ وقت آگیا۔ جبکہ روس کا آہنی پنجہ ایران کی گردن میں گڑ جائیگا۔

قومی جماعت نے ارومیہ کے سلح خانہ پر قبضہ کرنیکے علاوہ معتصم السلطنۃ کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔

حسن فہمی ایڈیٹر اخبار سربستی کے مارے جانے سے سخت ناراضی اور جوش پھیل رہا ہے۔ اس کی ہلاکت کو آزادی رائے پر بمنزلہ حملہ کے تصور کیا جاتا ہے وزیر اعظم نے وعدہ کیا ہے کہ قاتل کی سخت تلاش کی جائیگی۔

ضلع مدناپور کے پانچ دیہات پر بحکم گورنمنٹ بنگال تعزیری پولیس قائم کیگئی۔ چھ ماہ کے لئے۔

آگرہ جیل میں تین آدمی جعلی سکہ بنانے کے جرم میں ماخوذ تھے انکو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی

اگلے سال ناگپور چھندوارا کی ریلوے بنانا شروع کرینگے ۹۹ میل ہوگی۔ لاگت ساٹھ لاکھ۔

بوشہر سے خبر آئی کہ یہاں بھی شاہ ایران کے خلاف شورش پھوٹ پڑی۔ حالت نازک ہے۔

ہانگ کانگ میں منجملہ ۱۹۱ چنڈو خانوں کے بیس اڈے حسب معاہدہ حکماً بند کئے گئے ہیں۔

اٹلی میں امداد زلزلہ میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ کا نقد چندہ وصول کیا گیا۔ ۲۷ لاکھ باقی ہے۔

دریائے البی کی وادی میں سخت طوفان آیا۔ قصبہ کانن برگ ۱۴۔ آدمی ڈوب گئے۔

لاہور کے موضع جامن کے باشندوں پر تعزیری پولیس اور ایک سال کے لئے اضافہ کیگئی۔

مدراس میں ایک ریلوے ترچناپلی سے نیروتی تک بنائینگے بصرف ۱۰۷ لاکھ فاصلہ ۹۵ میل۔

بمبئی کے کارخانہ اکبر بلز میں سخت آگ لگی قریب ڈیرھ لاکھ کا ذخیرہ جل کر راکھ ہوگیا

تاریک سے خبر آئی کہ وہاں ہیضہ بزور پھوٹ پڑا۔ یاتروں کا جانا حکماً بند کیا گیا۔

مسلمانان بلگیریا سخت مصائب میں مبتلا ہیں۔ غیر مسلم بلگیرین ان پر سخت مظالم توڑ رہے ہیں کل آستانہ علیہ میں ان لوگوں کی اظہار ہمدردی کی غرض سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا بالاتفاق قرار دیا کہ تمام حاضرین مع باقی اہل ملت بلغاریہ کی آزادی تسلیم نہیں کرینگے تاوقتیکہ مسلمانان بلغاریہ کی تکالیف کو رفع کرنے اور ان کے ساتھ خوش معاملگی کا معاہدہ نہ ہو جائے۔

غوث خان ڈپٹی انسپکٹر آجکل قادیان میں مقیم ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد۔ بمعہ اہل وعیال قادیان میں رخصت لیکر تشریف لاتے ہیں۔ مئی کے اخیر تک ٹھہریں گے۔

تحفہ مدینہ قادیان دارالامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جسکے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں قیمت بے جلد ہ مجلد ہ

درثمین ۔ حضرت اقدس کی جتنی نظمیں ہیں انکا مجموعہ مجلد بے جلد

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن کا علمی دندان شکن جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۲

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قیمت ۳

ظہور المسیح ۔ مختلف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت مسیح کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۶

سراج الشہادتین ۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب ۔ مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت ۱

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح موعود کی دعاوی کا ثبوت قیمت ۱

البرہان الصحیح ۔ پنجابی نظم میں قیمت ۲

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۱

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۔ قیمت ۲

فتح المبین ۔ پنجابی نظم ۔ دلائل وفات مسیح میں قیمت ۲

مورکھ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکے جواب قیمت ۱

چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۔ قیمت ۳

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین قیمت ۲

جنگ مقدس ۔ عبداللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ قیمت ۸

شری نہکلنک درشن ۔ حضرت اقدس مسیح موعود شری نہکلنک اوتار ہیں اسکا ثبوت ۔ قیمت ۸

کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت قیمت ۱

سیر پرند ۔ تمام شکاری کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر ہیں بجائے ۸

براہین احمدیہ جو حضرت صاحب نے اپنے اہتمام سے چھپوائی عہ کو ملسکتی ہے ۔

عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب پکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے قیمت ۱

اسلام کی پہلی کتاب ۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا کامل بامحاورہ قیمت ۲

معیار حق ۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں قیمت ۱

نظم مستورات کا ماحصل الہ داد خان ۔ نظم پنجابی شوق انگیز کتابیں قیمت ہر ایک ۱

الاستخلاف ۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجرب سرمہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں ۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اسکے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔

حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسلم شاہی طبیب ہیں یہی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنیکے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کیموافق ممیرے کیساتھ ترکیب دیکر طیار کیا ہے اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخہ ہیں اسلئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھکر بھیجا کریں ۔ تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اسکے لئے تجویز کرینگے وہ بھیجدیا جاویگا ۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ قیمت ممیرا قسم دوم سے فی تولہ جسکو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی دزری و سیاہ و بادامی ہاشمی و سفید ہاشمی زرد و سبز قیمت ہ سے لے کر عہ سے عہ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ عہ سے عہ روپیہ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ و پٹکہ شسری جس کو لوگ ریشمی بولتے ہیں عہ سے عہ تک میری دوکان میں موجود ہیں جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مترجم قرآن شریف

بسند حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کیساتھ جسکا سامنے رکھنا ضروری ہے خوشخط مجلد ۔ قیمتی عہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی دوائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ۔ قدرتی خود ملاحظہ فرمالیں ۔ مخزن محیط اعظم کی عبارت ہم فارسی زبان میں نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع نسیع مشتہی طعام ۔ نافع بلغم و ریاح ۔ بواسیر بادی و بلغم و استسقا ۔ جذبدو بحر زنگ ۔ فوقنگی نفس و دق و شحوحیت و درد و بلغم و قابل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول ۔ سیلان منی ۔ ذیابیطس ۔ انداع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے ۔ اگر پورے لوازمات کیساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو ایک مبالغہ ہی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے ۔ صاحب لسان المفردات لکھتے ہیں کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے ۔ اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرنی چاہئے قیمت ایک تولہ عہ دو تولہ ۂ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔ جلد منگوائیں ۔

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان ! اگر اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں ۔ تو رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲ مع محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲ کا وی ۔ پی نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہئے اور یا ۲ کے ٹکٹ بھیجیں

نوٹ :- ۴ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۴ جلدیں مفت دیجاوینگی ۔

المشتہر

ابوالمعانی عبداللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ۔ ڈاکخانہ مانسہرہ ۔

(ہزارہ)